اسلامی انقلاب کا نقیب

ترجمانِ اسلام

ہفت روزہ

لاہور

نگرانِ اعلیٰ: مولانا مفتی محمود

غدار تھے جو کل وہ محبِ وطن ہیں آج

بدخواہِ باغ، ہمدمِ سرو و سمن ہیں آج

کل تک جو تھے سموم، نسیمِ چمن ہیں آج

خسرو کے جو غلام تھے وہ کوہکن ہیں آج

چال چلتے رہو آمرانہ وہی!

اُن کے اقدام ہیں ظالمانہ وہی ان کے اطوار ہیں جابرانہ وہی

اُن کے افعال ہیں قہرمانہ وہی ان کا کردار ہے مجرمانہ وہی

ملک سنگین بحران میں مبتلا اُن کے انداز ہیں خسروانہ وہی

لب پہ اسلام، اسلام کی رٹ ہے کام کرتے رہو کافرانہ وہی

بات جمہوریت کی کئے جایئے چال چلتے رہو آمرانہ وہی

لاکھ ظلم و ستم کیجئے گا مگر بات کرتے رہو مخلصانہ وہی

وہ وزارت کے منصب پہ فائز تو ہیں گفتگو ہے مگر عامیانہ وہی

جس نے کی ہے بلند لا الٰہ کی صدا گولیوں کا بنا ہے نشانہ وہی

جس سے شہدائے تحریک گذرے ہیں دوست
راستہ ہے مرا جاوِدانہ وہی

اکرام القادری

اداریہ : ——————— اکرام القادری ۔

مذاکرات کی بیل

پاکستان کو درپیش سنگین داخلی بحران کو حل کرنے کے لیے ہمارے برادر عرب ممالک جو کوششیں کر رہے ہیں وہ ہر اعتبار اور ہر زاویۂ نگاہ سے قابل صد ستائش و تبریک ہیں۔ خصوصاً سعودی عرب کے شاہ خالد کا کردار اس سلسلے میں نمایاں اہمیت کا حامل ہے۔ شاہ خالد کے حکم پر پاکستان میں متعینہ سعودی عرب کے سفیر جناب ریاض الخطیب کی انتھک مساعی کسی پاکستانی سے پوشیدہ نہیں۔

ملک گیر الیکشن میں تھوک کے حساب سے دھاندلی کی پیداوار موجودہ سنگین بحران قومی سطح سے ابھر کر اب بین الاقوامی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اگر فوری طور پر اس بحران کو ختم کرنے کے لیے عوام کے احساسات و جذبات کے مطابق اس کا پائیدار حل تلاش نہ کیا گیا تو اس کے نتائج و عواقب ملکی سالمیت و استحکام کے لیے بہت بڑے خطرے کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

اس وقت پاکستانی قوم ہی نہیں، ساری دنیا کی نظریں ان مذاکرات پر لگی ہوئی ہیں جو حکمران پارٹی اور پاکستان قومی اتحاد کے رہنماؤں کے مابین ہونے والے ہیں (بلکہ قارئین تک پرچہ پہونچنے تک مذاکرات کا باقاعدہ دور شروع ہو جائے گا) ماضی میں حکمران پارٹی اور اپوزیشن پارٹیوں کے مابین متعدد مرتبہ مذاکرات ہوئے۔ قطع نظر اس سے کہ ان مذاکرات کا کیا نتیجہ برآمد ہوا، اور حکمران پارٹی نے کس حد تک اپنے عہد و پیمان کی پاسداری کی، موجودہ مذاکرات گذشتہ تمام مذاکرات سے مختلف اہمیت کے حامل ہیں۔

جس فضا میں موجودہ مذاکرات ہو رہے ہیں اس سے کوئی بھی فرد و بشر بے خبر نہیں۔ ہزاروں لوگ آج جیلوں میں محبوس ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پچاس ہزار افراد ملک کی مختلف جیلوں میں سڑ رہے ہیں۔ ہزاروں ہسپتالوں میں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ ہزاروں مسلمان شہید ہو چکے ہیں اور گرفتاریوں، نظربندیوں، فوجی سزاؤں اور زد و کوب کا سلسلہ جاری ہے بلکہ پہلے سے زیادہ ہے۔

پاکستان قومی اتحاد کے ہر سطح کے رہنماؤں اور کارکنوں کی ملک گیر اندھا دھند گرفتاریوں کے باوجود پاکستان کے ہر شہر میں تحریک پہلے کی طرح زور شور اور جوش و خروش سے جاری ہے۔ ہر روز ملک کے کونے کونے میں لاکھوں شہری سڑکوں پر آتے ہیں اور پرامن مظاہروں کے ذریعہ اپنے مطالبات کے حق میں احتجاج کرتے ہیں۔

تین ماہ کا طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود تحریک کا طنطنہ اور ولولہ ختم تو کیا ہونا تھا مدھم بھی نہیں جب کہ فی الحال قومی اتحاد کی طرف سے مظاہروں کی تازہ اپیل بھی نہیں کی گئی۔ لاہور، کراچی، حیدرآباد، لائل پور، بہاول نگر، سیالکوٹ اور چنیوٹ میں کرفیو کے مسلسل عمل کے باوجود تحریک کا زور ختم نہیں کیا جا سکا۔ حتیٰ کہ مارشل لاء بھی تحریک کے راستے کی دیوار نہ بن سکا۔

ان گذارشات کا مقصد یہ ہے کہ حکمران جماعت کو ان تمام حالات و واقعات اور پوری قوم کے احساسات و جذبات کا خیال رکھتے ہوئے بالغ نظری اور دوراندیشی سے کام لینا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ حکومت اپنی پرانی روش پر گامزن رہے اور قومی مطالبات کو تسلیم کرنے کی بات کو ریڈیو، ٹی وی



جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۲۲

جمعۃ المبارک ۳ جون ۱۹۷۷ء - ۱۶ جمادی الاخریٰ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک

سالانہ
۴۵ —— روپے
ششماہی
۲۳ —— روپے
سہ ماہی —— ۱۱/۵۰ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ

بیجے از مطبوعات

جمعیت علماء اسلام پاکستان

ٹرسٹی اخبارات کے پروپیگنڈے کے سہارے ٹالنے کی کوشش کرے یا ان مطالبات سے اغماض برتے۔

اگر ایسا ہوا تو قوم پہلے سے زیادہ سنگین بحران کا شکار ہو جائے گی اور بیرونی دنیا میں ہماری رہی سہی ساکھ بھی ختم ہو جائے گی۔ خصوصاً ہمارے عرب برادر ممالک کو اس قسم کی صورتِ حال سے دھچکا لگے گا۔ بلکہ ان کے اعتماد کو ناقابلِ تلافی نقصان پہونچے گا۔

حکمران جماعت کی طرف ہمارا روئے سخن اس لیے بھی ہے کہ اس سلسلے میں سب سے زیادہ ذمہ داری حکمران جماعت پہ ہی ہے مطالبات کے تسلیم وابستہ داد کا تعلق براہِ راست حکمران گروہ سے ہے۔ پاکستان قومی اتحاد سے نہیں۔ پاکستان قومی اتحاد کی ذمہ داری نسبتاً کم اور محدود ہے۔ پاکستان قومی اتحاد جن مطالبات کو دہرا رہا ہے ان کا تعلق اس کی ذات سے نہیں پوری قوم سے ہے۔ قومی اتحاد نے جائز حد تک اپنے رویے میں لچک بھی پیدا کی ہے۔ محض قوم اور ملک کی بہتری اور اپنے برادر عرب ممالک کی مخلصانہ کوششوں کے نتیجے میں۔

اور اگر خدانخواستہ پاکستان قومی اتحاد کے قائمقام صدر پیر آف پگارہ شریف کے خدشات کے مطابق مذاکرات کبیل منڈھے نہ چڑھی تو پھر ملک و قوم کی قسمت کا خدا ہی حافظ۔ پیر صاحب موصوف نے اپنے خدشات کی جو وجوہ بیان کی ہیں وہ ایسی نہیں کہ جن سے صرف نظر کر لیا جائے لیکن اس کے باوجود اب ہماری سب کی خواہش یہ ہے کہ مذاکرات کامیابی سے ہمکنار ہوں۔

اسلامی جمہوریہ اور چٹان

گذشتہ دنوں حکومت نے ہفت روزہ "اسلامی جمہوریہ" اور ہفت روزہ چٹان کا اجازت نامہ منسوخ کرکے ان جرائد کو بند کر دیا ہے۔ گو حکومت کا یہ اقدام غیر متوقع اور حیرت زا نہیں ، لیکن قابلِ مذمت ضرور ہے۔

موجودہ حکومت جب سے برسرِ اقتدار آئی ہے اس کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ ہر اس آواز کو طاقت کے ذریعہ کچل دے جو اس کے ہر جائز و ناجائز "کارناموں" پر داد و تحسین کے ڈونگرے نہیں برسا رہی۔ اس سے پہلے بھی بہت سے اخبارات و جرائد اور ان کے مُدیران و صحافی حضرات حکومت کے تیر نیم کش کا شکار بن چکے ہیں۔ صحافتی اور سیاسی حلقوں سے حکومت کے ان آمرانہ اقدامات کے خلاف احتجاج بھی ہوتا رہا ہے مگر حکومت ہے کہ ایسی کسی بات کو سننے تک کی روادار نہیں۔ جو اس کی منشا و مرضی کے خلاف ہو۔

ہفت روزہ چٹان اور اسلامی جمہوریہ کا جرم یہ ہے کہ وہ حکومت کی حمایت کیوں نہیں کرتے ، اس کے مخالفین کی جائز تائید و حمایت کرتے ہیں۔ ان جرائد کا جرم یہی ہے کہ انہیں ٹرسٹی چیتھڑوں کی طرح جھوٹ تراشنے اور ملک کے باوقار سیاسی رہنماؤں کی کردار کشی کرنا نہیں آتا۔ ؟

حکومت کی اس قسم کی اوچھی حرکتوں سے ملک و قوم کو فائدہ ہونا تو کجا خود حکومت کو بھی اس سے نقصان ہوگا۔ ہم حکومت سے

مُطالبہ

کرتے ہیں کہ وہ ہفت روزہ "چٹان" اور "اسلامی جمہوریہ" پر لگائی گئی پابندی فوراً ختم کرکے ملک میں بسنے والے کروڑوں عوام کے جذبات کا احترام کرے۔

اسیرانِ راولپنڈی

گذشتہ ماہ جناب ذوالفقار علی بھٹو کی رہائشگاہ پر مظاہرہ کرنے کی غرض سے ملک کے طُول و عرض سے ہزاروں افراد راولپنڈی کی طرف رواں دواں ہوئے تھے۔ اس مظاہرے کو روکنے کے لیے حکومت نے جس قسم کے انتظامات کیے تھے وہ سب کے سامنے ہیں۔ حکومتی اہلکاروں کو جو آدمی جہاں ہاتھ آگیا اسے وہیں روک لیا گیا جو لوگ راولپنڈی اور اس کے قرب و جوار تک پہونچنے میں کامیاب ہو گئے انہیں گرفتار کرکے مختلف جیلوں میں بھیج دیا گیا۔ اور جن لوگوں کو چھوڑا گیا ان کی گھڑیاں اور رقمیں چھین لی گئیں۔ حتیٰ کہ بعض نوجوانوں کو زدوکوب بھی کیا گیا۔

اب راولپنڈی کے ہزاروں اسیر جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان پر قسم قسم کے جھوٹے مقدمات بنائے گئے ہیں۔ انہیں نہ کسی عدالت میں پیش کیا جاتا ہے اور نہ ہی رہا کیا جاتا ہے۔ ہمیں ہر روز بہت سے خطوط جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں کی طرف سے وصول ہوتے ہیں۔

ان اسیروں کی دوہری بدقسمتی یہ ہے کہ ان کی گرفتاریوں کا علم ان کے اہل خانہ تک کو بھی نہیں ، نہ ہی اخبارات میں ان کے نام شائع ہوئے ہیں۔ ان اسیروں کے خاندان جس کرب اور بے چینی کا شکار ہیں اس کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ انہیں فی الفور رہا کرکے فضا کو خوشگوار بنائے اور ان کے پریشان حال افرادِ خانہ کا اضطراب دُور کرے۔

انتقال پُرملال

ساہیوال۔ جامعہ رشیدیہ کے شیخ الحدیث مولانا عبداللہ رائے پوری فاضل حبیب اللہ رشیدی ناظم جامعہ رشیدیہ (امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ساہیوال کی والدہ محترمہ ۲۹/۵ کو نماز ظہر ادا کرتے ہوئے عین تشہد میں انتقال کر گئیں۔ آہ

اور حضرت مفتی فقیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ حضرت شیخ الہندؒ قاری لطف اللہ شہید فی سبیل اللہ کے پہلو میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ نہایت ہی صالحہ ، عابدہ ذاکرہ تھیں آپ کی اولاد بچے بچیاں عالم فاضل حفاظ قرآن ! ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے

آمین ثم آمین

مولانا محمد یوسف بنوری

ظلم و تشدد کے ہتھیار کی عمر بہت تھوڑی ہوتی ہے

نہ معلوم اس بدنصیب مملکت کا کیا انجام ہوگا روز اول سے تاریخ کچھ ایسی عبرت ناک ہے کہ بجز حیرت و افسوس کے کچھ حاصل نہیں۔ پاکستان کی سی سالہ مختصر زندگی میں بڑے بڑے بحران آئے۔ اور گذر گئے، لیکن دور حاضر میں جس شکل و صورت میں بحران آیا ہے اور قوم و ملت جو شدید امتحان شروع ہوا ہے ادوار سابقہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ان دردناک حوادث میں جو گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں بلاشبہ مایوس کن ہیں، لیکن امید و کامیابی کی جو کرنیں ان گھٹاؤں کی تہوں سے نکلتی ہیں وہ قدرے افزا ہیں۔ ملک و ملت کا حیرت انگیز اتحاد شدید اختلاف کے ہوتے ہوئے جس مرحلے میں داخل ہے نہایت ہی امید افزا ہے۔ اور من حیث القوم اسلامی شریعت کے نفاذ کا مطالبہ جس قوت سے پیش آرہا ہے نہایت ہی روشن اور تابناک مستقبل کی خبر دیتا ہے۔ چند مٹھی بھر افراد جو شراب و زنا اور بے حیائی و عریانی کے جنون میں مبتلا ہیں، ان کے سوا تمام قوم کا اتحاد بے نظیر حسین و جمیل منظر پیش کرتا ہے۔ اور دین کے لیے سربکف میدان میں نکل کر جس غیرت ایمانی و حمیت دینی اور حرارت اسلامی کا ثبوت دیا جا رہا ہے اس سے پہلے اس کی نظیر نہیں ملتی۔

گذشتہ دنوں تحریک ختم نبوت میں پاکستانی قوم جس طرح یک دل و یک جان ہو کر متحد ہوگئی تھی اب دوبارہ پورے دینی نظام کو لانے کے لیے اتحاد و اتفاق ہوگیا ہے جو نہایت امید افزا ہے اور قوم کے اتحاد نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ملک کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کے لیے قوم متحد ہو جائے اور وہ حل نہ ہو سکے۔ قومی اتحاد لوہے کی ایک ایسی دیوار ہے کہ نہ پولیس کی لاٹھیاں اسے مسمار کر سکتی ہیں، نہ فوج کی گولیاں اس میں رخنہ پیدا کر سکتی ہیں نہ بیرونی اعداء اسلام اور دشمنان دین کی ریشہ دوانیاں اسے گرا سکتی ہیں اور نہ اس میں سوراخ کیا جا سکتا ہے، اگر ہٹلر و گوبلز اور ہملر و مسولینی کا انجام پیش نظر ہو تو ہر ڈکٹیٹر مزاج حکمران کے لیے مقام عبرت ہے۔ ظلم و تشدد کے ہتھیار کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ نے کسی ظالم و جابر حکمران کو اپنی خدائی نہیں دی ہے کہ جو چاہے کرتا رہے۔ گذشتہ ادوار میں یورپ و ایشیا میں جو ظالم و سنگدل حکمران آئے ہیں ان کا انجام دنیا نے دیکھ لیا ہے۔ قرآن کریم میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وهو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمته وهو الولی الحمید (الشوریٰ ۲۸)

(ترجمہ) اور وہ ایسا ہے کہ لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہ کارساز لائق حمد ہے"

کچھ بعید نہیں کہ جس انداز سے ملک و ملت کا خون بہایا گیا ہے اور جس انداز سے نوجوانوں کی لاشیں تڑپ رہی ہیں، جیل خانے اسیروں سے بھر گئے ہیں اور ہسپتال زخمیوں سے پٹے پڑے ہیں۔ اس کا صلہ حق تعالیٰ سے عام معافی ہو اور اس قوم پر رحم فرما کر سی سالہ غلطیوں اور غفلتوں کو معاف فرمائے۔ صالح حکومت اور اسلامی قانون اور شریعت الہیہ کے نفاذ کے پرچم لہرائیں اور غضب کو خود ہی حق تعالیٰ ابر رحمت سے بجھائے۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز

بہرحال پوری قوم کو بارگاہ رحمت ہی کی طرف توجہ کی شدید ضرورت ہے اور یہ کہ ان ظاہری اسباب پر فتح و کامیابی کو موقوف نہ سمجھیں۔ خوشی کی بات ہے کہ مختلف جماعتوں کا اسلام کے اساسی مقاصد پر پورا اتفاق و اتحاد ہے۔ قرآن کریم و سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و عقیدۂ ختم نبوت پر سب کا اتفاق ہے۔ اگر تھوڑا بہت اختلاف ہے تو چند فقہی مسائل میں۔ قوم اپنے اپنے مسلک کے مطابق اس کو اختیار کرنے کی مجاز ہے۔ گذشتہ چند دنوں میں راقم الحروف نے پریس کو دو بیانات جاری کیے تھے۔ پہلا بیان شخصی و انفرادی تھا جو ۹ اپریل کو اخبارات میں شائع ہوا۔ اور دوسرا مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر کی حیثیت سے۔ جو ۱۵ اپریل کے اخبارات میں چھپا۔ دونوں بیان علی الترتیب حسب ذیل ہیں:

حکومت تشدد کر کے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی

مولانا محمد یوسف بنوری کا بیان

کراچی ۹ اپریل (پ ر) ممتاز عالم دین، شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف بنوری نے آج یہاں اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس وقت پاکستان جس بحران سے گذر رہا ہے وہ بہت دردناک اور تاریخ پاکستان کا تاریک ترین باب ہے۔ حکومت عوام کی مرضی کے خلاف

اقتدار پر قابض رہنا چاہتی ہے۔ دوسری طرف عوام اس حکومت کو کسی طرح برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں اور اسے متفقہ طور پر بار بار ردّ کر چکے ہیں۔

اربابِ حکومت تشدد سے عوام کے جذبات کو دبانا چاہتے ہیں جو یقیناً بہت مذموم ہے۔ نیز مسجدوں میں لاٹھی چارج کرنا، اشک آور گیس استعمال کرنا۔ نمازیوں اور علما کو زدوکوب کرنا اور بے گناہ مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنانا سراسر عقل و انصاف کے خلاف ہے۔ اس لیے ہماری رائے یہ ہے کہ حکومت تشدّد کر کے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ برطانیہ جیسی حکومت بھی تشدد کر کے اقتدار سے محروم ہو گئی۔

ہمارا حکومت کو مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ ان حالات میں قوم کے مطالبات کو تسلیم کر لے۔

مولانا محمد یوسف بنوری نے آخر میں قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ تحریک کو پُرامن رکھیں اور مظلوم بنے رہیں۔ اس لیے کہ مظلوم ہی اللہ تعالیٰ کی نصرت و کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں اسلام کی تاریخ عہدِ نبوت سے لے کر یہی بتلاتی ہے۔

(جنگ، کراچی، ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ، ۹ اپریل ۱۹۷۷ء)

مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے امیر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری کا بیان

ملک عزیز جس ہولناک بحران کی لپیٹ میں ہے اس پر دل کانپ رہا ہے، خانہ خدا کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے۔ علماء، وکلاء اور ملک کے دیگر معززین کی سربازار تذلیل کی جا رہی ہے۔ نہتے شہریوں کو خاک و خون میں تڑپایا جا رہا ہے اور ان کا پرندوں کی طرح شکار کیا جا رہا ہے، معصوم بچوں اور خواتین پر شہ زوری کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ جو کسی قوم کی پیشانی پر سب سے بدنما داغ ہے معیشت تباہ ہو چکی ہے۔ اقتصادیات پٹ چکی ہے۔ کارخانے اور بازار بند اور کاروبار ٹھپ ہے، عالمی برادری میں ملک کا وقار خاک میں مل چکا ہے، دشمن ہنس رہے ہیں اور دوست رو رہے ہیں۔ یہ ظلم و ستم، یہ جور و تعدی یہ انتشار و خلفشار، یہ بے آبروئی و خونریزی ملک کے مستقبل کے لیے نہایت خطرناک ہے۔

میں نہایت دل سوزی سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ خدا کے لیے اس ملک کی حالت پر رحم کریں اقتدار سے الگ ہو کر قوم کو آزادانہ انتخابات اور بے لاگ فیصلہ کا موقعہ دیں اگر بخوشی انہیں دوبارہ منتخب کر لیتی ہے تو اطمینان سے حکمرانی کریں اور اگر قوم انہیں مسترد کر دیتی ہے تو زبردستی لوگوں کی گردنوں پر مسلط رہنے کی کوشش نہ کریں ملک کے طول و عرض میں جو خونی ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے۔ ملک اب اس کا مزید متحمل نہیں۔

(جنگ کراچی ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ ۱۵ اپریل ۱۹۷۷ء)

یہاں تک لکھا گیا تھا کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو کی پریس کانفرنس نشر ہوئی جو بہت غور سے سنی گئی، اور اس کے پس منظر و پیش منظر پر غور کیا تو حیرت و افسوس کی انتہاء باقی نہ رہی، اسی وقت رات کو ایک اخباری بیان جاری کیا گیا جو ۱۸ اپریل کے صبح کے پرچوں میں شائع ہوا۔ اس کا متن حسب ذیل ہے۔

کراچی ۱۷ اپریل (پ ر) مولانا سید محمد یوسف بنوری امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے آج رات ایک بیان میں کہا ہے کہ قوم کو توقع تھی کہ جناب بھٹو اپنی پریس کانفرنس میں پاکستان کے موجودہ بحران کا جس [illegible] کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ حل کرنے کے لیے قوم کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے اس کے مطالبات کو منظور کرنے کا اعلان کریں گے، مگر افسوس کہ جناب بھٹو صاحب نے صورت حال کا صحیح اندازہ لگانے کی کوشش نہیں کی، انہوں نے پریس کانفرنس میں جن اقدامات کا اعلان کیا ہے انہیں قوم سے مذاق ہی تصور کیا جا سکتا ہے سوچنے کی بات ہے کہ جس حالت میں کہ قوم کو خاک و خون میں تڑپایا جا رہا ہو اور عوام کے مجمعوں پر آتش باری کی جا رہی ہو ان اقدامات کی کیا قیمت ہو سکتی ہے۔ بہرحال جناب بھٹو صاحب کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ قوم اب ان کے سبز باغوں سے فریب نہیں کھائے گی۔ انہوں نے قوم سے اتنی وعدہ خلافیاں کی ہیں کہ اب قوم کے کسی سنجیدہ فرد کو ان کے کسی وعدہ پر اعتبار نہیں رہا مثلاً قادیانیوں کے [illegible] سے میں قانون سازی کا قومی اسمبلی میں وعدہ کیا تھا، مگر تین سال گذرنے پر بھی وعدہ پورا نہ کیا گیا۔ اس کے لیے بارہا یاددہانی کرائی گئی، تار دیے گئے۔ تقاضے کیے گئے۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی ان کیلئے دانشمندانہ راستہ اب یہی ہے کہ وہ مستعفی ہو جائیں۔

آزادانہ انتخاب کا راستہ صاف کریں، اور موجودہ اسمبلیوں کو، جو دھاندلیوں کی پیداوار ہیں اور جن کی کوئی قانونی حیثیت نہیں توڑ کر قوم کے مطالبات تسلیم کریں، اللہ تعالیٰ صحیح فہم کی توفیق نصیب فرمائے۔ اور ملک پر رحم فرمائے آمین۔

بڑا صدمہ ہے کہ یہاں روز اوّل سے جو حکمران آتے رہے کتاب و سُنّت کا نام لینے کے باوجود کتاب و سنت کی جڑیں کاٹتے چلے گئے، اسلامی قانون بنانے کے بہانے سے تعلیماتی بورڈ قائم کیا گیا لاکھوں روپیہ اس پر خرچ کیا گیا۔ پھر مشاورتی کونسل قائم کی گئی جو آج تک موجود ہے اس وقت شاید کروڑوں روپیہ خزانہ عامرہ کا خرچ ہو چکا [illegible] میں ہوتا

عمیر الہاشمی

نعرہ ہائے تکبیر سے در و دیوار گونج اٹھے!

طاقت حوصلوں کا مقابلہ نہ کر سکی

مکان کا دروازہ مسجد کا دروازہ سمجھ کر توڑ دیا گیا

یکم مئی جو شکاگو کے مزدوروں کی یاد میں یوم مئی کہلاتا ہے، تمام ممالک میں مختلف انداز سے منایا جاتا ہے پاکستان میں اس روز مزدوروں کے جلوس اور جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ بھٹو صاحب نے برسر اقتدار آتے ہی مزدوروں کی ہمدردیاں حاصل کرنے اور خود کو مزدور کا خیرخواہ اور ترقی پسند ظاہر کرنے کے لئے یوم مئی پر سرکاری تعطیل کا اعلان کیا۔ نہ صرف سرکاری تعطیل کی بلکہ تمام وزراء وفاقی ہوں یا صوبائی کو ہدایات دی گئیں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے یوم مئی کے جلوسوں کی قیادت کریں۔ تاکہ مزدوروں کی قیادت خود ان کی پارٹی کو حاصل ہو سکے اور مزدور راہنماؤں کی حیثیت میں کمی آجائے۔ اس کا ایک فائدہ جہاں پیپلز پارٹی کی شہرت اور حکومت کو مزدوروں کی خیرخواہی ظاہر کرتا تھا وہاں مزدور ٹریڈ یونینوں کی قوت سودا بازی کو بھی کمزور کرتا تھا۔

موجودہ تحریک جس نے بھٹو صاحب کو ہر طبقۂ فکر کی نگاہوں سے گرا دیا ہے۔ بھٹو صاحب کے لئے کرب جان کا باعث بن گئی اور انہوں نے اپنی ساکھ کو بحال کرنے کے لئے جو ذہن و دماغ میں ترکیب آسکتی تھی استعمال کی۔ وفاقی اور صوبائی وزراء کو کیونکہ سابقہ دھاندلی کے شہکار الیکشن کے بعد "ممبران صوبائی اور قومی اسمبلی" کا گھروں سے نکلنا (بلکہ گھروں میں آنا) ناممکنات میں سے ہو گیا۔ لہٰذا بھٹو صاحب ایسے موقعہ پرست نے یوم مئی کے موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ اور اپنی پارٹی کے تمام وزراء اور تمام ایم۔ این۔ اے اور ایم۔ پی اے۔ قسم کی مخلوق کو مقامی طور پر پیپلز پارٹی کے جلوس نکالنے کی ہدایت کی یہ ہدایت دو روز قبل اسلام آباد کے اجلاس میں جناب بھٹو نے دی۔ ممبران کو سخت و سست الفاظ میں کہا گیا اور ان کو جلوس نکالنے پر تیار کیا گیا۔ حتیٰ کہ کارخانوں کی چاردیواری میں بھی کسی قسم کا کوئی مظاہرہ یا پروگرام ترتیب دینے پر پابندی لگا دی گئی۔

دیگر شہروں کی طرح خانیوال میں بھی جعلی اسمبلی کے ممبر مسٹر رفعت حیات خاں ڈاہا جو خیر سے ریٹائرڈ مجسٹریٹ بھی ہیں، نے ایک روز قبل "الرفعت" پرانا خانیوال میں اپنے یمین و یسار کو اکٹھا کیا۔ ان کی اور اپنی عزت کا واسطہ دیکر جلوس نکالنے پر آمادہ کیا۔ ان کے بعض ساتھیوں نے جو شہر سے تعلق رکھتے تھے قومی اتحاد کی اکثریت اور ان کے رضاکاروں کے بلند حوصلے اور عزائم کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا گیا کہ کوئی بات نہیں وہ خالی ہاتھ کچھ نہیں کر سکتے۔ تم میں سے ہر ایک کو مسلح کر دیا جائے گا۔ قومی اتحاد کے لوگوں کو خوف زدہ کرو۔ جو آڑے آئے ختم کرو۔ اور شہر تک جلوس جائے چوک ظفر شہید میں پیپلز پارٹی کا پرچم لہرایا جائے گا۔ اور افتتاحی جلسہ ہوگا۔ جی کھول کر دل کی بھڑاس نکالیں گے۔ جو منہ میں آئے گا بکیں گے۔ کیونکہ ہمارے ساتھ طاقت ہو گی تقریباً ۹ بجے شب یہ چنڈال چوکڑی ختم ہو گی۔

یکم مئی کو صبح پرانے خانیوال جو کہ رفعت حیات کے آباؤ اجداد کو انگریزوں کی غلامی کی زنجیریں مضبوط کرنے کے صلہ میں عطا کیا گیا تھا۔ مزارعوں اور غریب مزدوروں (جن کو خدا جانے کس لالچ اور خوف کی بنا پر لایا گیا تھا) پر مشتمل ایک چھوٹا سا جلوس ترتیب دیا گیا۔ تعداد بمشکل دو صد ہو گی۔ تمام لوگوں کو ریوالور دیئے گئے اور کئی کو سٹین گنیں بھی۔ لیکن ان بیچاروں کے پاس اسلحہ ہوتے ہوئے بھی حوصلہ نہ تھا۔ بلکہ وہ مارے خوف کے لرز رہے تھے اور جلوس میں جاتے ہوئے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ کہ کہیں قومی اتحاد کے جیالے ان کو اٹھا کر نہ لے جائیں۔

جلوس کے قائدین میں جو شخصیتیں شامل تھیں ان میں مسٹر رفعت حیات ڈاہا، امیر عبداللہ خاں نیازی ممبر جعلی اسمبلی پنجاب، مسٹر خان بیگ ممبر جعلی اسمبلی پنجاب اور شیخ سوداگر علی اور مہر رمضان ڈھول ہیں۔

اب آئیے ان "حضرات" کے حدود اربعہ کا مطالعہ فرمائیں۔ مسٹر رفعت حیات ڈاہا کے آباؤ اجداد انگریز کی فوج میں بھرتی ہوئے۔ ترکوں پر گولیاں برسائیں۔ اور ان کے عوض خان بہادر کے خطابات لئے اور خانیوال کی جاگیر حاصل کی۔ ایسے ہی نمک خواروں کی بدولت انگریز ترکوں کو تلپٹ کرنے میں کامیاب ہوا اور خلافت عثمانیہ کے بخرے کر دیئے گئے۔ اس وقت سے یہ خاندان ازلی کاسہ لیس ہے ہر دور میں حکومت کی تائید و حمایت ان کی ایمانی معراج ہے لیکن اس خاندان کی بدبختی کے لئے یا خدا کی پھٹکار خانیوال میں ہی ایک اور گروپ بنیک پارٹی کے نام سے سیاست میں ان کا مدمقابل رہا ہے اور وہ بھی پشتینی وفاداروں کا ٹولہ ہے ہر دور کی حکومت کی تائید و حمایت کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور اس گروپ کے ڈانڈے اوپر جا کر ملتان کے قریشی گروپ جسکی قیادت موجودہ صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر صادق حسین قریشی کر رہے ہیں سے ملتے ہیں۔ اکثر یہی گروپ ڈاہا گروپ کو شکست دیتا رہا ہے ایوب خاں کے دور میں دونوں گروپ کنونشن لیگ میں تھے لیکن دو مرتبہ الیکشن ہوئے اور دونوں بار بنیک پارٹی سبقت لے گئی۔ سنہ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں ڈاہا گروپ قیوم لیگ میں شامل ہو گیا۔ جب کہ بنیک

پارٹی کے قائد قمر الزمان کھگا (موجودہ صوبائی وزیر صنعت) دولتانہ گروپ میں چلے گئے لیکن اس موقعہ پر دونوں گروپوں میں انتشار پیدا ہو گیا۔ جو دراصل ایک سازش تھی۔ وہ یہ کہ صادق حسین قریشی کے پیپلز پارٹی سے شامل ہونے پر خانیوال کی بنیک پارٹی ۔ (امیر عبداللہ خاں نیازی، خان بیگ، سوداگر علی بھی وغیرہ) پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے ادھر ڈاہا گروپ سے جناب رفعت حیات ڈاہا پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے۔

بنیک پارٹی تو ۱۹۷۰ء ہی میں صوبائی ٹکٹ لینے میں کامیاب ہو گئی۔ لیکن جناب رفعت حیات ڈاہا کو ۱۹۷۰ء میں پیپلز پارٹی کی حمایت اور اپنے بھائی (میجر آفتاب ڈاہا) جو کہ قیوم لیگ کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے لئے الیکشن لڑ رہے تھے کی مخالفت اور محلاتی گٹھ جوڑ کے صلے میں اس بار قومی اسمبلی کا ٹکٹ عنایت ہوا۔ جو کہ ان کے لئے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ تھا۔

ان کے ساتھیوں دوستوں میں جناب امیر عبداللہ نیازی اور خان بیگ اقتدار کے تالاب کی مچھلیاں ہیں مہر رمضان دھول خانیوال کی سیاست کے دولتانہ ہیں۔

جب کہ شیخ سوداگر علی اپنی قوم کے نام پر مفادات حاصل کرنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ یہ تمام افراد غریب عوام کے لئے اتنے ہی درد مند اور خیر خواہ ہیں جتنی کہ تماشائی کے لئے ناٹک۔ ان کے بلند بانگ دعاوی، تماشائی کے لئے قہقہے اور اظہار ہمدردی بیسوا کی محبت کی طرح ہیں۔ آج تک خانیوال کی معاشی و سیاسی ترقی میں ان لوگوں کا اتنا ہی کردار ہے جتنا کہ پاکستان کی ترقی میں بھٹو کا!

بات کی بڑی زیادہ طویل ہو گئی کہنا صرف اتنا ہے کہ اتفاق سے یا بدقسمتی سے خانیوال کی سیاست پر اس قسم کے چہرے چھائے رہے کہ جن کے دل عوام اور شہر کی محبت و ترقی سے بالکل اسی طرح خالی ہیں جس طرح ایف۔ ایس۔ ایف کے سپاہیوں کے دل انسانی ہمدردی سے۔

یکم مئی کو اس قسم کی تمام مخلوق پرانے خانیوال جمع ہوئی وہاں سے جلوس کی صورت اختیار کر کے شہر کی طرف روانہ ہوئے غور فرمایئے کہ جس جلوس میں ایک قومی اسمبلی اور دو صوبائی اسمبلی کے ممبر موجود ہوں۔ اس کے شرکاء کی تعداد اتنی کہ لفظ جلوس کا اعلان کرنے پر خود لفظ "جلوس" احتجاج کرتا نظر آتا ہے جلوس نکالنے کا سب سے بڑا مقصد تو یہ تھا کہ یہ واضح کیا جائے کہ "پیپلز پارٹی" موجود ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اپنے کارکنوں کے حوصلے بڑھا کر اتحاد کے لوگوں کو مختلف انداز سے خوف زدہ کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں انہوں نے المنظر ہوٹل جس کے مالک جمعیتہ العلماء اسلام میں شامل ہو کر قومی اتحاد کی جدوجہد میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں۔ کو اپنی قوت کے مظاہرے کا باعث بنایا جائے اور پھر چوک ظفر شہید میں پرچم کشائی اور دھواں دھار تقریریں کر کے اپنے تئیں "شہر فتح" کیا جائے۔

جلوس جب المنظر ہوٹل پہنچا تو شرکاء جلوس نے کسی قسم کی غلط حرکت کرنے پر اپنی قوت کا سامان دیکھا تو وہ اپنے عزائم سے باز آ گئے۔ اور پھر شہر کا رخ کیا۔ خانیوال چوک سے گلستان یوسف کے راستہ کچہری بازار اور پھر چوک ظفر شہید آنے کے لئے رواں دواں ہوئے۔

ادھر خانیوال کے جیالے شہریوں (جو کہ ۹۵ فی صدی پاکستان قومی اتحاد سے متعلق ہیں) نے جب یہ سنا کہ پیپلز پارٹی کا جلوس ان کے شہر میں آنا چاہتا ہے۔ اور ان کے عزائم چوک میں پرچم کشائی اور تقریریں کرنے کے ہیں تو تمام لوگ بلا تخصیص عمر گھروں سے نکل آئے جوش و جذبات کا یہ عالم تھا کہ الفاظ کی منظر کشی بھی بیان کرنے سے قاصر ہے اور شکل یہ کہ جس نے نہیں دیکھا وہ اس کا تصور کرنے پر بھی قادر نہیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ یہ لوگ پیپلز پارٹی کے جلوس کو روکنے نہیں بلکہ کسی غزوہ میں شرکت کرنے جا رہے ہیں۔ جذبات کا سمندر، ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ ہر شخص کا جذبہ دیدنی تھا۔ بہت سے ایسے ضعیف العمر بھی دیکھے جو بھاگ دوڑ یا رہ نہیں سکتے تھے۔ گویا زبان حال سے جوانوں کو نصیحت ہو رہی تھی کہ خانیوال کے جیالوں پیپلز پارٹی کا جلوس شہر کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ ہے اور یہ ہر صورت میں نہیں لگنا چاہیئے۔

عوام جلوس کو شہر میں ہر صورت اور ہر قیمت پر برداشت نہیں کر سکتے۔ تمام جوانوں، بچوں اور بوڑھوں کا جم غفیر جنت روڈ اور چوک سنگلا نالہ کا رخ کر رہا تھا۔ دوسری طرف خانیوال کی انتظامیہ کو جب اس چیز کا علم ہوا تو انہوں نے صورت حال کی نزاکت سے نپٹنے کے لئے غور و خوض شروع کیا۔ بالآخر انہوں نے اسی میں بہتری سمجھی کہ پیپلز پارٹی کے جلوس کو کچہری بازار میں داخل ہونے سے قبل ہی منتشر کر دیا جائے وگرنہ خانیوال میں ہر سمت خون ہی خون نظر آئے گا۔ تمام شہر کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔ تمام لوگ چوک ظفر شہید میں جمع تھے۔ اور نعرے لگا کر واضح کر رہے تھے کہ ہم اپنے شہر میں ان ننگ دیں اور ننگ وطن لوگوں کا وجود برداشت نہیں کر سکتے

حضوری باغ میں پولیس اور ایف۔ ایس۔ ایف کا مرکز تھا دوسری طرف پیپلز پارٹی کے جلوس کو صورت حال کے پیش نظر میونسپل کمیٹی کی حدود میں داخل کر دیا۔ وہاں انتظامیہ پیپلز پارٹی میں ٹھن گئی انتظامیہ ہر صورت میں شہر میں امن و امان برقرار رکھنا چاہتی تھی۔ اور کسی ناخوشگوار واقعہ کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ ادھر پیپلز پارٹی کے بزرجمہر اپنی عزت کا مسئلہ بنائے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد قومی اتحاد کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ خانیوال کی انتظامیہ کو چاہیئے کہ وہ پیپلز پارٹی کا جلوس شہر سے باہر کر دے۔ ورنہ حالات خراب ہوں گے اس پر نعرے بازی ہوئی تو پولیس نے آنسو گیس برسانا شروع کر دی آنسو گیس کی زیادتی پر نوجوان مشتعل ہو گئے اور انہوں نے جواباً پتھراؤ شروع کر دیا۔ پتھراؤ کے بعد ایف۔ ایس۔ ایف نے اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ لوگ چوکنا ہو گئے۔ وہ پیپلز پارٹی کا جلوس بھگانے آئے تھے پولیس اور ایف۔ ایس۔ ایف سے لڑنے نہیں آئے تھے۔ ایکا ایکی جب ایف۔ ایس۔ ایف کی طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہوئی تو۔ لوگوں میں اشتعال بڑھ گیا اور جس کے پاس جو کچھ تھا۔ اس کو استعمال کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اور آنسو گیس کی شدت کو دور کرنے کے لئے لوگوں نے ٹائر جلا کر سڑکوں پر پھینک دیئے تاکہ دھواں سے گیس کے اثرات کم ہو سکیں۔ جامعہ عنایتیہ

سبزی منڈی کا طالبعلم حضور بخش جو کہ ڈیرہ غازی خان سے محض علم حاصل کرنے کے لئے آیا تھا چوک میں تیل پر پانی ڈالنے لگا ـــــ تو ایف۔ الیس۔ ایف کے کسی بدبخت کی گولی کا نشانہ بن گیا۔ اور اسی موقعہ پر جام شہادت نوش کیا۔ اسی اثناء میں غلہ منڈی کے تاجر اللہ بخش جن کا مکان چوک شہید میں ہے پیٹ میں گولی لگنے سے سخت زخمی ہوئے فوری نشتر پہنچایا گیا تاہم بچ گئے۔

عوام میں اور ایف۔ الیس۔ ایف میں مقابلہ ہوتا رہا۔ عوام اپنا تحفظ ہر قیمت پر کرنا چاہتے تھے وہ کہتے تھے کہ ذلیل ہو کر جینے اور جیل جانے سے عزت سے مرنا بہتر ہے۔ اسی اثناء میں قبل از دوپہر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ تشریف لائے۔ لیکن حالات کی نزاکت کے پیش نظر زیادہ قیام نہ ہو سکا۔ محض نماز ظہر میں جامع مسجد سبزی منڈی میں مختصر خطاب اور دعا پر اکتفا کیا۔ ازاں بعد وہ ملتان کی طرف روانہ ہوگئے

ابعد نماز عصر ایف۔ الیس۔ ایف نے پروگرام بنایا کہ شہر میں داخل ہو کر تمام گھروں کی تلاشی لی جائے اور لوگوں کو گرفتار کر لیا جائے۔ لیکن عوام تھے کہ ان کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیتے تھے وہ بچ بچا کر جامع المنتظم میں کچہری بازار سے گھسنا چاہتے تھے۔ اور وہاں پر موجود افراد کو گرفتار کر کے اپنے مشن کی تکمیل ان کی منزل تھی۔ انہوں نے مسجد کے ساتھ والی گلی میں آ کر ایک مکان کا دروازہ مسجد کا دروازہ سمجھ کر توڑ دیا اوپر چڑھے لیکن راستہ نہ ملا تو ناچار پھر بازار میں آئے اور مسجد کی سیڑھیوں کے دروازہ کو توڑنے لگے جب لوگوں نے یہ منظر دیکھا کہ چند سپاہی مسجد کے اوپر سے گولیاں چلا رہے ہیں۔ اور کچھ دروازہ توڑنے پر چاروں طرف سے نعروں کی گونج تھی۔ ایف۔ الیس۔ ایف کے سپاہیوں نے یہ صورت حال دیکھی تو دم دبا کر بھاگ گئے۔ اور رات کو اپریشن کا پروگرام بنایا۔ لیکن شہر کے جیالے تمام رات چوکنا رہے شہر کو چاروں طرف سے رکاوٹوں سے محصور کر دیا گیا۔ اور ہر محلہ ہر گلی اور ہر چوک میں لوگوں نے اس طرح ڈیوٹی دی جیسے وہ میدان جنگ میں ہوں۔ باہر ان کے شہر جو کہ سرحد پر واقع ہوں۔ اور دشمن کی فوج کے حملہ کا اندیشہ ہو۔ تمام رات شہر میں نعرے گونجتے رہے شام کو ایک اور مجاہد محمد یوسف قریشی پہلو میں گولی لگنے سے زخمی ہو گیا تھا لیکن بر وقت طبی امداد اور خدا کے فضل و کرم سے بچا لیا گیا

نعروں کی گونج اور عوام کے حوصلے دیکھ کر شہر میں داخل ہونے کی کسی میں جرأت نہ ہو سکی۔ بالآخر صبح ہو گئی۔ صبح ڈی۔ سی ملتان خانیوال آئے اور ان کو بھی میونسپل کمیٹی کی حدود میں رہنا پڑا۔ انہوں نے قومی اتحاد کے سرکردہ افراد سے مذاکرات کرنا چاہے۔ تاکہ اس صورت حال کا جلد خاتمہ ہو سکے۔ اس ضمن میں صدر قومی اتحاد خانیوال مولانا محمد رمضان صاحب اور صدیق صفدر رہ گئے۔ لیکن ان کو گرفتار کر لیا گیا۔

کیونکہ ڈی۔ سی اور انتظامیہ نے مطالبہ کیا کہ "شر پسندوں" کو ان کے حوالے کر دیں لیکن قومی اتحاد کے صدر مولانا محمد رمضان نے مطالبہ کیا کہ ایف۔ الیس۔ ایف کو خانیوال کی حدود سے نکال دیا جائے جنہوں نے ہمارے عوام کا نقصان کیا ہے بشہر میں مکمل سناٹا تھا۔

تھوڑی دیر بعد قومی اتحاد ملتان کے راہنما جناب شیخ محمد یعقوب صاحب تشریف لائے اور ڈی۔ سی سے بات کرنے لگے ڈی۔ سی صاحب بضد تھے کہ انہیں تمام وہ لوگ جو مزاحمت کا باعث ہوئے ہیں۔ گرفتار کر دیا جائے اور تمام شہر کی تلاشی دی جائے اس پر یعقوب صاحب نے کہا کہ ایف۔ الیس۔ ایف جس کی وجہ سے شہر میں کشیدگی اور گھٹن کی فضا ہے باہر بھیج دیا جائے۔ لوگ لڑ نہیں رہے بلکہ اپنا تحفظ کر رہے ہیں۔ اسی اثناء میں کمشنر ملتان صاحب تشریف لاتے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے بات کی جس پر ان کو ہدایت دی گئی۔ کہ خانیوال کو (Crush) کر دیں۔ جو مزاحمت کرے گولی مار دی جائے کمشنر ملتان نے آتے ہی ڈی۔ سی کو حکم دیا کہ جس پر شیخ یعقوب صاحب گرم ہو گئے اور کمشنر سے کسی حد تک سخت زبان میں گفتگو ہوئی بات کسی نتیجہ پر نہ پہنچی۔ اور شیخ یعقوب غصہ میں اٹھ کر چلے آئے۔ لیکن

کمشنر نے ڈی۔ سی اور خانیوال کی انتظامیہ کو ہدایت کی کہ شہر کا اپریشن کیا جائے۔ کمشنر کے جانے کے بعد ڈی۔ سی صاحب جو خاصے سمجھدار ہیں نے خانیوال کی انتظامیہ سے بات کی تو انتظامیہ کے بیشتر افراد نے اپریشن کی سختی سے مخالفت کی۔ شنید ہے کہ کئی آفیسرز نے اپنے استعفے پیش کر دیئے جس پر یہ کام نہ ہو سکا۔ اور انہی آفیسرز کی عوام دوستی اور فرض شناسی کی بنا پر خانیوال بہت بڑی مصیبت سے بچ گیا۔ لیکن کوئی اور صورت سامنے نہیں آ رہی تھی۔ تاہم ایک بار پھر قومی اتحاد کے لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ جناب راؤ شاکر علی امیدوار قومی اسمبلی، حکیم محمد عالم جاوید، ملک غلام سرور اعوان امیدوار صوبائی اسمبلی اور صوفی عبدالحق صاحب نے انتظامیہ سے گفتگو کی۔ اور بالآخر دوسرے دن رات گئے تک یہ فیصلہ ہو سکا کہ تقریباً چالیس افراد جن کی بعد میں ضمانت کرا دی جائے گی گرفتاری کے لئے دے دیئے جائیں اور ایف۔ الیس۔ ایف شہر میں داخل نہیں ہو گی۔ اور کسی شہری کو گرفتار اور کسی گھر کی تلاشی نہیں لی جائے گی۔

فیصلہ ہو چکا تھا لیکن دوسری رات بھی خانیوال کے عوام نے جاگ کر ہی گزاری اور رات بھر نعرے اور کلمہ کا ورد کرتے رہے تیسرے روز سہ پہر کو فیصلے کا اعلان ہوا تو لوگوں کی جان میں جان آئی عوام جنہوں نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ جب تک شہر سے ایف۔ الیس۔ ایف نہیں جائے گی دکانیں نہیں کھولی جائیں گی تو قومی اتحاد کے راہنما حکیم عالم جاوید کے اعلان پر تمام دکانیں کھول دی گئیں۔ اور شہر میں حالات کسی حد تک معمول پر آ سکے۔ تقریباً ۲۳ نوجوانوں نے خود کو پیش کر کے شہر کو محفوظ رکھا۔ تمام لوگ ان نوجوانوں کے جذبے کے مداح خواں اور ان کی بہتری کے لئے دعاگو ہیں۔

سنا ہے کہ خانیوال کی روئیداد سن کر ملتان کے مختار احمد اعوان صاحب جو کہ ضلع میں پیپلز پارٹی کی طرف سے مخالفین کے جلسے خراب کرنے کے ٹھیکیدار رہے ہیں نے اعلان کیا کہ وہ

خانیوال جاکر جلوس نکالیں گے۔ اس پر ملتان کے قریشیوں اور قومی اتحاد کے راہنماؤں نے چیلنج دیا کہ خانیوال تو دور ہے پہلے ملتان میں جلوس نکالیں تو ہم ایک لاکھ روپیہ انعام دیں گے۔

مختار احمد اعوان نے اعلان کیا لیکن اسی روز اخبار میں اعلان کیا گیا کہ بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر پیپلز پارٹی کا جلوس نہیں نکالا جائے گا اور اب تک کوئی جلوس نہیں نکالا جا سکا۔

بقیہ ظلم و تشدد

ہے۔ کہ یہاں کہ یہ ہمارے حکمرانوں کی سیاسی شعبدہ بازی ہے چونکہ عام مسلمانوں کا مزاج دینی ہے اور انہیں معلوم ہے کہ یہاں کے مسلمان اسلام کے سوا کسی نظام کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لیے ان کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کے لیے یہ سب کچھ ہوتا رہا۔ عائلی قوانین کتاب و سنت کے خلاف نافذ کر دیے گئے تمام ملک میں احتجاج ہوا، مگر کیا مجال کہ حکومت اپنے موقف سے سر مو بھی پیچھے ہٹی ہو، آخری دور بھٹو صاحب کا آیا ہے۔ اپوزیشن میں چند موقر خدا ترس، ہستیوں کی مساعی جمیلہ سے خدا خدا کر کے آئین میں پہلی مرتبہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے، اور اس کا آئین کتاب و سنت پر مبنی ہوگا۔ لیکن عملی طور پر زبانی جمع خرچ اور لفظوں کے ہیر پھیر سے زیادہ کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اس بدنصیب مملکت کے حکمرانوں کا مزاج سو اتفاق سے ایک ہی قسم کا نکلا۔ تشابہت قلوبہم قاتلہم اللہ انّی یؤفکون۔

بھٹو صاحب کے دور حکومت میں بار بار یہ دہرایا گیا پھر منشور کی بنیادی دفعات میں یہ دہرایا گیا کہ مذہب اسلام ہوگا، معیشت سوشلزم ہوگی مگر اسلام کے ساتھ سوشلزم کا جوڑ کیسے؟ کیا کفر و اسلام دونوں ایک ہو سکتے ہیں؟ کیا سفید و سیاہ ایک ہی چیز ہے؟ غرض حقائق کو مسخ کر کے الفاظ کے گورکھ دھندوں میں بیچارے عوام کو پھنسانے کی کوشش کی گئی اور ہو رہی ہے۔ بھٹو دور حکومت میں تمام مسلمانوں نے اپنے اتحاد و اتفاق کی قوت سے ملت مرتدہ قادیانیہ مرزائیہ کو اقلیت بنانے میں کامیابی حاصل کی ضرورت تھی کہ فوراً قانون مرزائیوں کی مردم شماری ہوتی، اس تناسب سے ان کے لیے اسمبلی کی سیٹیں متعین کی جاتیں۔ ان کے شناختی کارڈوں اور پاسپورٹوں پر قادیانی مرزائی کا لفظ لکھنا ضروری کر دیا جاتا۔ تاکہ چور راستوں سے جو اسلامی اور عربی حکومتوں میں گھس کر وہ اسلام کی بیخ کنی کرتے چلے آئے ہیں اس کا راستہ بند کیا جاتا ہے۔ لیکن افسوس اور صد افسوس کہ ایک قدم بھی نہیں اٹھایا گیا بلکہ اٹھتے ہوئے قدموں کو کاٹ دیا گیا۔ مسٹر بھٹو کی حکومت اس سلسلہ میں خود تو کیا اقدام کرتی۔ حزب اختلاف کی طرف سے جو بل اسمبلی میں پیش ہوا اسے بھی مسترد کر دیا۔ اور حالیہ انتخابات سے پہلے مسٹر بھٹو نے مرزا ناصر احمد قادیانی مرتدین کے سربراہ سے تین گھنٹے تک طویل ملاقات کی، نہ جانے کیا خفیہ پخت و پز ہوئی ہوگی۔ اس کا شاخسانہ ہے کہ موجودہ نام نہاد اسمبلیوں میں غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے قادیانیوں کو شریک نہیں کیا گیا۔ گویا آئین میں جو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے عملی طور پر اسے معطل کر دیا گیا۔ ماضی قریب میں شراب پر فخر و مباہات کا اظہار کیا اور عملی طور پر سر بازار شراب نوشی کی محفلیں گرم کی گئیں۔

قانون اسلام کا مضحکہ اڑایا گیا۔ زکوٰۃ و عشر کے اسلامی نظام کو فرسودہ اور باعث لعنت قرار دیا گیا۔ بلکہ تمام اسلامی احکام کو دیرینہ اور فرسودہ نظام سے یاد کیا گیا۔ ان حقائق کے ہوتے ہوئے کیا بھٹو صاحب کے وعدے پر اعتماد کیا جا سکتا ہے؟ اپنی کرسی اقتدار کو سہارا دینے کے لیے شراب نوشی کی پابندی کے اعلان سے عوام کو دھوکا دیا جا رہا ہے۔ جب کہ چور راستوں سے غیر ملکی لوگوں اور غیر مسلموں کے لیے کھلی اجازت دی گئی۔ عبرت کی بات ہے کہ ہندوستانی حکومت نے مدت سے شراب کو اس سختی سے ممنوع قرار دے رکھا ہے۔ جس کی نظیر اسلامی حکومت میں نہیں ملے گی۔ حالانکہ وہ کافر سیکولر حکومت ہے۔ چند ناموں کا اعلان کر [illegible] قانون سازی کے لیے سفارشات پیش کرنے کا اعلان کیا گیا تاکہ ہوا کے رخ کو موڑا جا سکے۔ سابقہ تجربوں کو سامنے رکھ کر کیا کوئی سادہ لوح بھی ان اعلانوں اور ان وعدوں پر اعتماد کر سکتا ہے؟ بہر حال یہ آخری سیاسی حربہ تھا اور ترکش کا آخری تیر تھا۔

اس وقت ہم نے صرف ایک دینی پہلو کے پیش نظر چند اشارات کیے ہیں، سیاسی اعتبار سے مملکت کی تباہی، اقتصادی بدحالی، بدامنی، بے رحمی ظلم و عدوان کی فراوانی، بیرونی قرضہ جات سے معیشت کی تباہی کی داستانیں اتنی طویل اور اتنی دردناک ہیں کہ نہ قلب میں طاقت، نہ قلم میں یارائی کی قوت ہے۔

بقیہ: اسلامی تعزیرات

ہے قومی اسمبلی کی اکثریت نے جو کہ آج اسلام کے دعویدار بنتے ہیں انہوں نے اس بل کو مسترد کر دیا تھا۔ اور آپ کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ جب حزب اختلاف نے اس فیصلے کے خلاف واک آؤٹ کیا تو پیچھے سے آوازے کسے گئے کہ دیکھو یہ اسلام کے ٹھیکیدار جا رہے ہیں۔

اور آج ان اسلام کے ٹھیکیداروں کو کونسل میں شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں۔ جب پہلے ان کا یہ حال تھا تو کیا یہ اب ان ہی حزب اختلاف کے لیڈروں کی بات کو قومی اسمبلی میں منظور کریں گے؟ جس اسمبلی کے ارکان اسلام کے ساتھ یہ تمسخر کرتے ہوں ہم کیسے یقین کریں کہ یہ وہی ارکان اسمبلی اسلامی کونسل کی سفارشات کو منظور کریں گے؟

محمد سعید الرحمٰن علوی

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے!

تازہ خبر یہ ہے کہ پاکستان قومی اتحاد نے مسٹر بھٹو سے مذاکرات پر آمادگی ظاہر کردی ہے گذشتہ دنوں کی غیر رسمی گفتگو کے بعد جب مسٹر بھٹو نے انتہائی عیاری سے "ریفرنڈم" پر آکر تان توڑدی تو عام خیال یہی تھا کہ اب میل ملاقات یا مذاکرات نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی اور معاملات کا حل میدان جنگ ہی میں ہوگا، لیکن پاکستانی مسولینی اور گوبلز نے رات کی تاریکی میں پھر سہالہ کے چکر لگانے شروع کیے۔ اور اتحاد کے نائب صدر اور ملک کی ذمہ دار سیاسی شخصیت نوابزادہ نصر اللہ خان کو دوبارہ جھنگ جیل سے سہالہ لایا گیا۔ مولانا مفتی محمود پہلے سے وہیں تھے۔ ادھر جناب پیر صاحب پگارا شریف کو پنڈی میں روکنے کی غرض سے اور مبینہ طور پر کویتی وزیر خارجہ سے ملاقات کرانے کی غرض سے محدود مدت کے لیے نظر بند کردیا گیا۔ اسی اثنا میں کویتی وزیر خارجہ تشریف لائے۔ اندر کی باتیں تو ہمیں معلوم نہیں۔ تاہم یکایک ایسا ہوا کہ قومی اتحاد کے ایک رہنما سردار عبدالقیوم کی رہائی کی خبر آگئی یہ رہائی گذشتہ ہفتہ بھٹو کی مفتی صاحب سے اڑھائی گھنٹہ کی طویل ملاقات کے بعد عمل میں آئی۔ ساتھ ہی یہ خبر تھی کہ سردار عبدالقیوم مفتی محمود کے ایلچی کی حیثیت سے ملک کی مختلف جیلوں میں نظربند قومی اتحاد کے رہنماؤں سے تبادلۂ خیال کی غرض سے سفر کرنے والے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ وہی سردار عبدالقیوم ہیں جنہیں کشمیر کے اقتدار سے محروم کرنے کی غرض سے مسٹر بھٹو نے وہ فسطائی طریقے اختیار کیے کہ دنیا حیرت میں رہ گئی۔ بھٹو صاحب جو بنیادی طور پر ایک جاگیردار ہیں اور جاگیردار کے بیٹے ہیں اپنی افتادِ طبع کے پیش نظر اپنے کسی مخالف کو برداشت نہیں کرتے، ان کا ذہن ہر وقت اس انداز سے سوچتا رہتا ہے کہ کس طرح نئے بحران پیدا ہوں، کس طرح قوم کی زندگی تلخ کی جاسکے اور کس طرح ملت کو داؤ پر لگایا جاسکے اسی سوچ و فکر کے پیش نظر وہ آزاد کشمیر پر حملہ آور ہوئے اور اس طرح کہ گویا مقبوضہ کشمیر فتح کرنے جارہے ہیں۔ بہر حال انہوں نے مکر و فریب کے تمام روایتی ہتھکنڈے استعمال کرکے سردار صاحب کو چلتا کیا اور کشمیر کی بقیہ قیادت (؟) کو مشرف بہ پی پی پی کرکے اپنے "جرنیلوں" میں شامل کیا اور سردار صاحب کو جیل میں بند کردیا۔ اس عرصہ میں کشمیر میں جو جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ان کا ہر کسی کو علم ہے۔ بہر حال سردار صاحب دو سال کے قریب جیل میں رہ کر اب "رہا" ہوئے ہیں اور رہا ہوتے ہی انہوں نے انتہائی اہم آدمی کی حیثیت سے ۶ دن کے قریب مسلسل سفر کیا اور ملک کے اکثر مقامات کی سڑکوں اور فضاؤں میں گھومے۔

حضرت مفتی صاحب نے انہیں کیا پیغام دیئے، مختلف لیڈروں سے ان کی کیا باتیں ہوئیں اس کا علم نہیں۔ تاہم سردار صاحب نے یہ کہہ کر پوری قوم کو ایک نوید سنائی کہ "نو ستارے" فکری ذہنی اور عملی طور ہم آہنگ ہیں اور ان میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے اور یہ کہ اختلاف کے متعلق بلاوجہ بے پر کی اڑائی جارہی ہیں۔ سردار صاحب نے بیگم نسیم ولی خان صاحبہ کے متعلق جو بات کہی در حقیقت قومی اتحاد کی قیادت کا ایسا حسین پہلو ہے جس نے بھٹو جیسے آمر ڈکٹیٹر اور فاشسٹ اور گوبلز کے جانشین کا جینا حرام کر دیا ہے۔ سردار صاحب نے بتلایا کہ بیگم صاحبہ نے کہا کہ ہمارے پاس آنے کی ضرورت کیا تھی؟

"ہمیں مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد ہے"

بہر حال سردار صاحب کی یہ ملاقاتیں دو مرحلوں میں مکمل ہوئیں۔ وہ پروفیسر غفور صاحب سے ملے، مولانا نورانی صاحب سے ملے، چوہدری ظہور الٰہی سے باتیں کیں، میاں طفیل محمد، سردار شیر باز مزاری محمد اشرف خان کو پیغامات پہونچائے اور ان کے جواب لائے۔ بیگم نسیم سے تبادلہ خیال کیا۔ اصغر خان سے دل کھول کر باتیں کیں اور غیر رسمی طور پر مولانا مودودی صاحب سے بھی ملاقات کی۔ ملاقاتیں مکمل کیں تو رپورٹ پیش کی۔ اس کے ساتھ ہی ایک معینہ وقت پر بھٹو صاحب کو جواب پہونچانے کا بتایا اور اب خبر آگئی کہ بھٹو صاحب کو جواب پہونچ گیا۔ سردار صاحب نے بھی پہونچایا اور سعودی عرب کا سفیر مکرم جناب السید ریاض الخطیب نے بھی سفیر محترم کو مفتی صاحب نے کچھ تجاویز بھی نوٹ کرائیں تاکہ مذاکرات کے لیے فضا سازگار بنائی جاسکے۔ اور واضح کردیا کہ یہ تجاویز ہیں، پیشگی شرائط نہیں اس سارے قصہ کا اندرونی پہلو ہنوز پردہ میں ہے۔ بھٹو نے مفتی صاحب سے اڑھائی گھنٹے کی ملاقات میں کیا کہا، سردار صاحب کیا پیغام لے کر گئے، کیا جواب لائے، بھٹو صاحب کو

لیا تجاویز بھیجی گئیں۔ معلوم نہیں ۔ البتہ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ جناب پیر صاحب پگارا شریف قائمقام صدر پاکستان قومی اتحاد نے اعلان کیا کہ

"ہماری اکثر باتیں تسلیم کی جا چکی ہیں"

اور یہ اعلان انہوں نے مولانا مفتی محمود اور نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب سے ملاقات کے بعد کیا۔

جو باتیں تسلیم کی چکی ہیں وہ کیا ہیں۔ ان کا بھی علم نہیں، لیکن ایک بات واضح ہے کہ انشاءاللہ جو فیصلہ ہو گا وہ عوام کی امنگوں کے عین مطابق ہو گا۔

بھٹو صاحب جو بلا شک و شبہ اس ملک کے قاتل ہیں اور جنہوں نے نصف حصہ ملک کی تباہی کے بعد بڑی ڈھٹائی سے کہا تھا کہ :

"خدا کا شکر ہے کہ پاکستان بچ گیا"

پانچ سال تک اس ملک میں فسطائیت کا ننگا ناچ ناچتے رہے اور آخری دنوں میں حکومت کے تمام وسائل داؤ پر لگا کر الیکشن کی خفیہ طیاریوں میں مصروف رہے اور جب اطمینان ہو گیا کہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی تو بہت کم وقفہ کے ساتھ الیکشن کا اعلان کر ڈالا۔ جب انہوں نے یہ اعلان کیا تھا تو دو باتیں خاص طور سے ان کے ذہن میں تھیں۔ پہلی یہ کہ :

۱۔ میرے ظالمانہ اقدامات سے قوم اس موڑ پر پہونچ چکی ہے کہ وہ میرے خلاف کسی قسم کی بات سوچے گی ہی نہیں اور جو ذرا برابر کسر رہ جائے گی میری بے ننگ و نام انتظامیہ اس کو پورا کرے گی۔

۲۔ دوسری بات یہ کہ حزب اختلاف خطرناک انتشار و بے عملی کا شاہکار ہے۔

لیکن

پاکستان قومی اتحاد جس انداز سے معرض وجود میں آیا اس سے بھٹو کے خواب پریشان ہو کر رہ گئے اور ستم رسیدہ قوم نے ان کے منہ پر وہ چپت رسید کی کہ رتی برابر غیرت ہوتی تو وہ ملت اور ضمیر فروشی کے عوض حاصل کردہ جاگیر کو بھی چھوڑ کر "آباء واجداد" کے پاس چلے جاتے

لیکن !

شرم چہ کتیا است کہ پیش مردم آید

کا مصداق آج کے دور میں ان کے بغیر کون ہے۔

جب ۷ مارچ ۱۹۷۷ء کا فیصلہ ان کے سامنے آیا تو "بوتل" کا نشہ ہرن ہو گیا اور ایسے وقت میں ذرائع ابلاغ کی آوارہ مخلوق جن کا کردار کوٹھے کی بیسوا سے بھی مکروہ ہے کام آئی اور بھٹو صاحب ہار کر بھی جیت گئے۔

لیکن قوم نے ضمیر و ایمان سے تہی ان آوارگان بدبخت کی بات تسلیم کرنے کی بجائے "حقوق کے تحفظ" کی جنگ شروع کر دی جواب تک جاری ہے۔ (وقتی تعطل اور بات ہے۔ ورنہ جنگ اور تحریک جاری ہے۔

بھٹو صاحب کو بڑا ناز تھا، اپنی ذکاوت پر، اپنے رفیقان بے ننگ و نام پر، اپنی سیاہ باطن انتظامیہ پر اور نہ معلوم کس کس پر ؟ لیکن قوم نے ان کی سوچ کے برعکس وہ کردار ادا کیا کہ لاڑکانہ کا یہ خرمست جاگیردار رات کی نیند اور دن کے چین سے محروم ہو گیا۔ حتی کہ انتظامیہ کے وہ "حصے" جو کبھی قوم کے احترام کا مرکز تھے، نہ صرف یہ کہ اس "ذات شریف" کی وجہ سے احترام سے محروم ہوئے، بلکہ جلی کٹی سننا پڑیں کہ الامان !

یہ المیہ ہے کہ جن کو اس چکر میں پھنسانا کسی طرح مناسب تھا، انہیں پھنسایا گیا حتی کہ وہ اس موڑ پہ پہونچ گئے کہ انہیں "شرفا" کے اجلاس بلا کر اپنی صفائی دینا پڑتی ہے۔

تحریک کے زور کو توڑنے کی غرض سے بھٹو صاحب نے مذاکرات کا ڈول ڈالا اور نظربند رہنمایان ملت کو سہالہ میں اکٹھا کر کے قائل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن جو لوگ ۱۹۵۸ء سے لے کر اب تک کے ان کے کردار سے واقف و آگاہ تھے ان کے پھندے میں نہ آئے جب انہیں مایوسی ہوئی تو ریفرنڈم کا ناد پھونکا۔ لیکن بھٹو صاحب کی بدقسمتی کہ "ان کے عوام" نے کان نہ دھرا۔ اس دوران انہوں نے پی این اے کے لیڈروں پر الزام لگائے، غیر ملکی سازش کی بات کی۔ ریڈیو اور ٹی وی کے بھانڈوں اور میراثیوں نے واہی تباہی بکیں۔ پریس ٹرسٹ اور مساوات کے "اچیروں" نے دلوں کی سیاہی صفحات اخبار پر بکھیری، لیکن وائے ناکامی و نامرادی کہ بھٹو صاحب سنبھل نہ سکے اور عوامی رہنماؤں کی عزت و توقیر میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ انہوں نے عرب ممالک کے دوستوں [illegible] پر عجیب عجیب تاثر قائم کرنے کی کوشش کی لیکن ایسا بھی ممکن نہ ہو سکا۔

جب ریفرنڈم کا جال تار تار ہو گیا تو ایک بار پھر مفتی محمود کے دروازے پر دستک دی اور اس طرح کہ کچھ پیش رفت کا انداز تھا۔ اسی اثنا میں کویتی وزیر خارجہ اور جناب یاسر عرفات کے نمایندے آئے۔ پھر سردار صاحب سفر کو نکلے۔ اور امیدیں بندھ چلی ہیں۔ حزب اختلاف اپنی عندیہ ظاہر کر کے بقول سردار صاحب گیند ان کے کورٹ میں پھینک چکی ہے۔ اب ان کو کام ہے کہ کیا کرتے ہیں۔ ان کے لیے ملک کے لیے اور قوم کے لیے بھلائی اور بہتری [illegible] مزاجی اور سوقیانہ پن چھوڑ کر قدم بڑھائیں۔ [illegible] یہ قوم اس ملک کو ان کے پنجہ سے آزاد [illegible] دم لے گی۔

چند خدشات مختصراً عرض ہیں :

۱۔ بھٹو صاحب کی افتاد طبع، لیکن یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں، مجھے یقین ہے کہ ان کے اندر کو گھن کھا چکا ہے۔ ان کی صلاحیتیں جواب دے چکی ہیں اور اب وہ شوق شاہی کی غرض سے چند لمحات یا چند دن چاہتے ہیں۔ یہ قضاء و قدر کا فیصلہ ہے اور یہ فیصلہ ان کی افتاد طبع سے بدلا نہیں جا سکتا کہ اب یہاں عوام کی مرضی چلے گی اور کسی کی نہیں۔ ۱۹۴۷ء میں جو قیادت انگریز اس قوم کے سر پر مسلط کر گیا تھا اس کا پیریڈ ختم ہو چکا ہے اور ان کی باقاعدہ تجہیز و تکفین کا وقت آچکا ہے۔

۲۔ بھٹو صاحب کے بگے بندھوں کی بدتمیزیاں جس کا تازہ شاہکار ان کے پڑھے لکھے عزیز ممتاز بھٹو صاحب کا وہ بیان ہے جو آج کے اخبارات میں جبکہ [illegible] کے حوالے سے چھپا ہے اور جس میں "کشمور سے ٹھٹھ"

باقی آخری پر

محمد اسلام خلجی

گولیاں اور نہتے عوام = لہو اور لاشے!

ملتان میں کیا ہوتا رہا؟

ملتان - جو بزرگان دین اور اولیاء کا مسکن کہلاتا رہا ہے - حضرت بہاؤالدین زکریاؒ ملتانی اور شاہ رکن عالمؒ جن کے آستانے ملتان کا نشان ہیں۔ سے لے کر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا خیر محمد مولانا خدا بخش، مولانا محمد علی جالندھری جیسے انفاس قدسیہ سرزمینِ ملتان میں مستقل بسیرا کیے ہوئے ہیں۔ آج بھی قافلۂ ولی اللہی کے سالار پاکستان قومی اتحاد کے صدر مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود سے لے کر پیر طریقت حضرت مولانا حامد علی خان تک ملتان ہی سے وابستہ ہیں۔

اگرچہ "شاہ" کے مصاحبین کی بڑی تعداد بھی گلستان ملتان میں مانند خار بستی ہیں جن میں قومی اسمبلی کے سابق سپیکر اور موجودہ سینیٹر، وفاقی وزیر اور صوبائی وزیر اعلیٰ بھی اسی جوانمردوں کے مسکن سے وابستہ ہیں، مگر ان کے اثرات چند کوٹھیوں کی چار دیواری تک محدود ہیں۔

موجودہ تحریک نظام مصطفےٰ کے سلسلے میں ملتان کے جیالوں نے جرارت و عزیمت کے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ اگر کتابوں میں یہ واقعات پڑھے جاتے تو محض افسانے اور کہانیاں کہلاتے۔

۱۴ مارچ سے تا امروز بلا ناغہ احتجاجی جلوس نکلتے ہیں۔ عوام کے جذبات کا منظر دیدنی ہوتا ہے۔ تحریک نظام مصطفےٰ میں یوں تو ہر قوم (شہریت کے معنی میں نہیں) نے بڑھ چڑھ کر ایثار اور قربانی کے مظاہرے کیے ہیں، لیکن وہ لوگ جنہوں نے ۱۹۴۷ء میں اسلام کے نام پر اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا ان میں سے ملتان کی قریشی برادری کبھی قیام پاکستان کے وقت اپنا گھر بار چھوڑ کر اور جان پر کھیلتے ہوئے محض اسلامی نظام کی بہاریں دیکھنے کے لیے پاکستان میں آئی تھی۔ لہٰذا اب جب پاکستان میں تیس سال بعد اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے منظم جدوجہد کا آغاز ہوا تو ملتان کے قریشیوں نے بہادری اور جوانمردی کے وہ کارنامے دکھائے کہ ان کا تصور ایک مسلم قوم کے ساتھ ہی وابستہ ہو سکتا ہے۔

ذیل میں ہم تمام حالات و واقعات کو کماحقہ پیش خدمت نہیں کر سکتے، تاہم جو حالات و واقعات ملتان میں کرفیو کے نفاذ ور شہر کو فوج کے حوالے کر دینے کی بنا ہوئے ن کو اختصار کے ساتھ نذر قارئین کرتے ہیں۔

۱۳ مئی ۷۷ء کو پاکستان قومی اتحاد کی اپیل پر یوم دعا منایا جاتا ہے۔ پاکستان کے دیگر شہروں کی طرح ملتان میں بھی نماز جمعہ سے قبل اور بعد مختلف پروگرام ترتیب دیئے گئے صبح دس بجے پاکستان طلباء اتحاد کی طرف سے عام خاص باغ سے ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ جلوس کی قیادت ملتان کے ہر دلعزیز عالم دین اور پیر طریقت مولانا حامد علی خان کرتے ہیں۔ طلباء کے اس عظیم الشان جلوس میں پاکستان قومی اتحاد کے کارکنوں اور عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

جلوس انتہائی پرامن تھا۔ شرکاء جلوس قومی مطالبات کے سلسلے میں فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے اور کلمہ طیبہ کا ورد ہو رہا تھا۔ جلوس پرامن طریق پر لوہاری گیٹ پہونچا جہاں پر جمعیت علماء اسلام اور جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ضلع ملتان کے دفاتر ہیں۔ یہاں پر پولیس اور ایف ایس ایف نے ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ جلوس برابر بڑھتا رہا۔ جب "قانون نافذ کرنے والے اداروں" نے دیکھا کہ ہماری موجودگی کا کوئی نوٹس نہیں لیا جا رہا۔ لوگ خوفزدہ نہیں ہو رہے، بلکہ بلا جھجک اس طرف بڑھ رہے ہیں جیسے آدمی بھیڑوں کے گلا کو ہانکتا بلا خوف چلا جاتا ہے تو انہوں نے اپنی کارکردگی دکھانے کے لیے شرکاء جلوس جس میں نوجوان طلبہ، معصوم بچے نہتے عوام اور کمزور بوڑھے شریک تھے پر اس طرح لاٹھی چارج شروع کیا کہ کوئی دشمن پر حملہ کرتا ہو گا۔ بیشتر لوگوں کو بندوقوں کی بٹوں (Back side) سے شدید زخمی کر دیا لیکن ان لوگوں کی شرشت میں ڈرنا اور بھاگنا تو ہے ہی نہیں۔ ہمالہ کی طرح ڈٹے کھڑے رہے۔ اس ثابت قدمی کو ان "بہادروں" نے اپنی بے عزتی خیال کیا اور ایف ایس ایف کے "بہادر" پر بلا وارننگ اس طرح گولیاں برسانے لگے جس طرح وہ ملتان شہر میں نہیں، بلکہ واہگہ کے اس پار فائرنگ کر رہے ہوں۔ دیکھتے ہی دیکھتے لاتعداد افراد خاک و خون میں نہا گئے کم از کم دس افراد شدید زخمی ہوئے اور دو افراد موقعہ پر ہی منزل شہادت سے گزر کر عازم فردوس ہوئے۔

شہداء میں کالے منڈی کا ایک نوجوان سلطان محمود جنہوں نے ۲۰ مئی کو سعودی عرب جانا تھا ویزا سمیت تمام انتظامات مکمل تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے سعودی عرب کی بجائے فردوس بریں کے

لیے روانہ کر دیا۔ اور دوسرے نوجوان ارشاد احمد عرف بچہ گھوڑے والا چوک بازار ملتان کے رہنے والے تھے۔

(خدا تعالیٰ شہداء کے درجات بلند فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (ادارہ)

۱۳ مئی کے اس واقعہ کے بعد پورا شہر ماتم کدہ بن گیا۔ حوصلوں کو مزید جلا بخشی گئی۔ عزائم بلند سے بلند تر ہوتے چلے گئے۔ اہل شہر نے فوری طور پر فیصلہ کیا کہ ۱۴ مئی کو یعنی دوسرے دن پورے شہر میں شہداء کے سوگ میں عام ہڑتال کی جائے گی ــ!!

ہڑتال اس حد تک تھی کہ غالب کو دشت دیکھ کر گھر یاد آگیا تھا، مگر اس روز ملتان شہر کو دیکھ کر دشت یاد آتا تھا۔

پولیس اور ایف ایس ایف کے افراد سرکلر روڈ اور شہر کے دیگر حصوں میں اپنی گاڑیاں دوڑاتے پھر رہے تھے، لیکن عوام تھے کہ کسی قسم کا کوئی خوف قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔ پولیس اور ایف ایس ایف جن کا کام محض ایک شخص کے اقتدار کے تحفظ کے لیے عوام کی جانوں سے کھیلنا ہے کے علاوہ انتظامیہ "شاہ" کے نمک خوار ہونے کا پورا پورا ثبوت فراہم کر رہی تھی۔ حتیٰ کہ کمشنر ملتان جو کہ بھٹو کے نہیں عوام کے ملازم ہیں، نے ۹ بجے صبح بر سر عام سپیکر پر اعلان کیا کہ:

"ہم عوام کے غدار اور بھٹو کے وفادار ہیں"

بینک آف بہاولپور جو کہ آج نیشنل بینک بن چکا ہے چوک حسین آگاہی میں چار منزلہ عمارت ہے۔ اس بالا و بلند عمارت پر پولیس اور ایف ایس ایف نے اپنا مورچہ بنایا اور صبح ہی سے بلا وجہ وقفہ کے ساتھ حسین آگاہی بازار اور دیگر علاقوں کی طرف فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ عوام نے سرکاری محافظوں کی بربریت اور ظلم کے پیش نظر چوک حسین آگاہی میں شہر کے اندر جانے والی سڑک پر ریت کی بوریاں کھڑی کر کے اپنے لیے تحفظ کا سامان کیا۔ لیکن اس رکاوٹ کو ایف ایس ایف نے عوام کا مورچہ خیال کیا اور تقریباً دو بجے ایف ایس ایف نے وہ رکاوٹ گرا دی، لیکن اس کے ساتھ ہی وحشیانہ فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں انصار کالونی کا ایک نوجوان ارشاد شہید ہو گیا۔ جبکہ صبح کی فائرنگ کے نتیجہ میں جو کہ نیشنل بینک چوک حسین آگاہی سے کی گئی تھی ½ ۱۲ بجے کے قریب ایک اور نوجوان شہید ہو گیا تھا۔ جب انسانی جانوں سے اس انداز سے کھیلا گیا تو عوام میں اشتعال فطری چیز تھی، لہٰذا عوام نے بھی اپنے دفاع کے لیے خود کو تیار کیا اور پھر دو طرفہ فائرنگ شروع ہو گئی۔

عوام نے جب پتھر اٹھائے اور جوابی کارروائی کی تو ایف ایس ایف کے بہادر کبوتروں کی طرح گرنے لگے جن سے ان میں بھگدڑ مچ گئی۔ اور اس صورت حال سے نبرد آزما ہونے کے لیے انہوں نے تین مورچے قائم کیے:

۱۔ حشمت محل سینما کی چھت۔

۲۔ پرانا مندر چوک حسین آگاہی، جس کی وجہ سے اندرون شہر دور تک فائرنگ کی جا رہی تھی

۳۔ بینک آف بہاولپور چوک حسین آگاہی کی عمارت

نہتے عوام اور مسلح عوام کا مقابلہ دوسرے مورچے میں ہوا۔ قومی اتحاد کے نوجوان مجاہد محمد نسیم قریشی جو کہ خانیوال کا رہنے والا اور جمعیۃ علماء اسلام کا سرگرم رکن تھا۔ ایف ایس ایف کے مقابلے پر صرف ایک بندوق کے ساتھ ڈٹے تھے۔ کیونکہ اسی مورچے سے ایف ایس ایف نے شہر میں زیادہ فائرنگ کی، لہٰذا نسیم قریشی نے منہ توڑ جواب دیا۔ اور شام ۴ بجے تک اپنے مورچے پر ڈٹے رہے۔ جب ایف ایس ایف کے جوان بھاگنے لگے تو نسیم قریشی لڑتے ہوئے سڑک پر آگئے۔ اسی اثنا میں ایف ایس ایف کے بہادروں نے اس کے سینے کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ جب دوسرے ساتھیوں نے دیکھا کہ نسیم اپنی بندوق لیے پوزیشن میں ہے، لیکن فائر کی آواز نہیں آ رہی تو ایک ساتھی گولیوں کی بوچھاڑ میں قلابازیاں کھاتے ہوئے چوک حسین آگاہی نسیم قریشی تک پہونچے جو کہ پوزیشن لیے ہوئے تھے کو ہلایا تو وہ دھڑام سے گر پڑے اور سینے اور پیٹ سے لہو بہہ رہا تھا۔ وہ مجاہد نسیم قریشی شہید ہو چکے تھے وہ مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے، فوراً ان کے ساتھیوں کے کانوں میں وہ آواز گونجنے لگی جو کہ چند روز قبل نسیم شہید نے ان سے کہا تھا کہ میں اگر شہید ہو جاؤں تو میری نعش ایف ایس ایف کے حوالے نہ کی جائے، لیکن یہ سماں ہے کہ نسیم شہید ہو چکے ہیں اور چاروں طرف سے گولیاں برس رہی ہیں اس حالت میں کون اور کس طرح ان کی نعش کو اٹھائے وہ مجاہد فوری طور پہ قلابازی کھاتے ہوئے گئے، اور ایک رسہ لے کر اسی انداز میں واپس آگئے۔ اور انہوں نے نسیم شہید کے پاؤں میں رسہ باندھا اور واپس اسی طرح پہونچ کر رسہ کے ذریعہ کھینچی اور پھر ان کے ورثا کے حوالے کیا۔ جب نسیم شہید کی میت ان کے والد محمد علی قریشی کے پاس پہونچی تو انہوں نے آہ و بکا کرنے کی بجائے کہا کہ ایک نسیم نہیں اگر نظام مصطفیٰ کے قیام کے لیے میرے دوسرے چار لڑکے بھی شہید ہو جائیں تو میں سمجھوں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو گیا" اس کے بعد جذباتی انداز میں آنسو بہانے لگے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری اور پاکستان قومی اتحاد ملتان کے رہنما شیخ محمد یعقوب اور ملتان کے ہزاروں عوام نے نسیم شہید کے گھر جا کر تعزیت کی۔ ازاں بعد ان کو مقامی قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

مقام شہادت پر چوک حسین آگاہی کا نام نسیم شہید چوک کے کتبے لگ گئے اور آج بھی جگہ جگہ آویزاں ہے ملتان کی لاج نسیم شہید، ملتان کی آبرو نسیم شہید ہے

بآں گروہ کہ از ساغر وفا مستند
سلام ما برسانید ہر کجا ہستند

بعد ازاں ملتان کو فوج کے حوالے کر دیا اور کرفیو کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ خدا خیر کرے۔

اَوراقِ پارینہ

تاریخ اسلام

جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو دمشق شہر کے بازار سے ایک عام مزدور کو بلا کر پوچھا کہ "دمشق کے بازار میں عام مزدور کو روزانہ کیا اجرت ملتی ہے؟"

مزدور نے اجرت بتائی تو اپنے لیے بھی وہی اجرت مقرر کی۔ بعد ازاں اہل دربار سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"میں بھی اسلام کا ایک معمولی مزدور ہوں اس لیے میری مزدوری بھی عام مزدوروں جتنی ہونی چاہیئے"

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی مملکت حجاز، شام، عراق، سمرقند، بخارا، خراسان، کابل، ہرات، سندھ، روم، اندلس، جرجان اور آرمینیہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ خزانہ مال و دولت سے بھرپور تھا۔ رعایا ٹیکسوں کے بوجھ سے آزاد تھی، خوشحالی اور فارغ البالی کا دور دورہ، لیکن اس کے باوجود آپ نے اپنے لیے صرف پندرہ روپے ماہوار ہی لیتے رہے جس سے بمشکل گذر اوقات ہوتی۔ چنانچہ ایک دفعہ عبداللہ بن زکریا نے عرض کیا:

"اے امیر المومنین! آپ کے عہدیدار پانچ پانچ سو اشرفیاں مشاہرہ پاتے ہیں اور آپ نے اپنا یہ حال کر رکھا ہے۔ اپنے مشاہرے میں کچھ تو اضافہ کر لیجیے تاکہ تنگی کی بجائے قدرے فراغت سے گذر بسر ہو سکے"

یہ سن کر آپ نے فرمایا:

"میں اپنے اہل کاروں کو معاشی بکھیڑوں سے بے نیاز کرنا چاہتا ہوں۔ انہیں جو مشاہرہ ملتا ہے وہ ان کی محنت اور کام کے لحاظ سے موزوں ہے۔ اور پھر اس کے داہنے ہاتھ پر بایاں ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ میں اس کو موٹا نہیں کرنا چاہتا"

گورنر بصرہ کو اہل بصرہ کی ایک جماعت نے دعوتِ طعام دی اور اس نے یہ دعوت قبول کر لی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے لکھا:

مجھے خبر ملی ہے کہ اہل بصرہ کی ایک جماعت نے تیرے کھانے کی دعوت کی ہے اور تو تیزی کے ساتھ وہاں پہونچا ہے۔ اس دعوت میں انواع اقسام کے نفیس کھانے چنے گئے اور عمدہ شربت کے پیالے پیش کیے گئے۔ میں یہ ہرگز گمان نہیں کرتا تھا کہ تو اس جماعت کی دعوت قبول کرے گا جس میں محتاج اور لوگ تو مدعو نہ کیے جائیں اور صرف مالدار شریکِ دعوت ہوں"

اس تنبیہہ کے بعد گورنر بصرہ پھر کبھی کسی دعوت میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہاں کی سب خبریں امیر المومنین تک پہونچتی ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ گورنروں اور عہدیداروں کے قول و فعل اور کردار و عمل پر نظر رکھتے تھے۔ جہاں کسی سے غلطی ہوئی آپ فوری اس کی گرفت کرتے۔ آپ وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتے رہتے۔ چند ہدایات ملاحظہ فرمایئے:

- حکومت لقمہ اور کھانے کی چیز نہیں، بلکہ ایک امانت ہے جس کا بار تمہاری گردن پر ہے۔
- اپنے نفس کے سوا کسی کو دربان مقرر نہ کرو۔
- اس خدا کے خوف سے ڈرو جس کے حضور میں جانا ضروری ہے۔
- لوگوں کو حکومت کے مطالبات وصول کرنے میں قید نہ کرو، رقوم کی ادائیگی کے لیے عوام کو اس قدر پریشان نہ کرو کہ وہ اپنے سردی اور گرمی کے کپڑے فروخت کر کے واجبات ادا کریں، یا ادائیگی کے لیے اپنے مویشی بیچ ڈالیں"
- "درہم ادا کرنے کے لیے کسی کو کوڑے نہ مارو"

فوجی سرداروں اور حکام کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات تھیں:

- "صرف اسی کے ساتھ لڑو جو تم سے لڑے۔ زخمیوں پر حملہ نہ کرو، عورتوں کو اذیت نہ پہونچاؤ خواہ وہ تمہیں بُرا بھلا ہی کیوں نہ کہیں"
- جب فوج کسی گاؤں پر سے گذرے تو گاؤں والوں اور فصلوں کو نقصان نہ پہونچے۔

بقیہ صفحہ ۱۸ پر

محمد یعقوب شیخ

مضبوط اعصاب کے مالک کمشنر

ایف ایس ایف نے دندان ساز کی دکان بھی لوٹ لی!

فوج کے جوانوں نے ٹوٹے دل جوڑنے کی کوشش کی!

ملتان کے کمشنر تبدیل ہو گئے۔ آنے والے کمشنر صاحب کئی دن اپنے دفتر میں ہی قیام پذیر رہے۔ چارج سنبھالنے کے دوسرے روز ہی انہوں نے پاکستان قومی اتحاد کے مقامی رہنماؤں سے تعارف کے لیے دعوت ملاقات دی۔ شہر کی صورت حال پر بڑی تفصیل سے تبادلہ خیال ہوا آخر میں کمشنر صاحب نے فرمایا کہ میرے اعصاب بڑے مضبوط ہیں۔ گو میں جسمانی لحاظ سے کمزور نظر آتا ہوں۔ ان کو ایف ایس ایف کی زیادتیوں کی شکایت کی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ میں تو تصور کر سکتا ہوں کہ دس بیس انسانی جانیں ضائع ہو گئیں اس لیے کہ ہنگاموں میں ایسا ہو جاتا ہے، اگر باوردی فورس لوٹ مار میں حصہ لے اس کا میں تصور نہیں کر سکتا۔ ملتان شہر میں ۱۳ مئی کو تصادم کی صورت پیدا ہو گئی۔ خربوزے، تربوز اور فروٹ کے ریڑے سڑکوں پر چھوڑ کر لوگ بھاگ گئے۔ ایف ایس ایف کے مزے ہو گئے دن بھر انہوں نے مزے کیے۔ ہاضمہ درست کرنے کے لیے انہوں نے ایک دکان کے دروازے توڑے اور پیپسی کولا اور سیون اپ نوش فرمایا۔ سگریٹ ہمہ اقسام موجود تھے۔ پاکٹ بھر لیے اس مال غنیمت میں ان کو نقد رقم بھی ملی۔ دوسرے روز انہوں نے ایک دوسری دکان کو توڑا، مگر یہ ڈاکٹر شاہد دندان ساز کی تھی۔ دروازے توڑ کر دیکھا تو دانتوں کا اشتہار ہے؟

سرکلر روڈ پر حسین آگاہی سے لوہاری گیٹ تک کھانے پینے کی چیزوں کی اکثر دکانیں لٹ گئیں۔ دکان دار اس قدر گھبرائے کہ ٹیلی ویژن والوں نے دکانیں خالی کر دیں۔ ریڈیو، ٹیپ کی بھری ہوئی دکانیں خالی کر دی گئیں۔ اور معمولی سا سامان رکھا گیا۔

۱۳ مئی اور ۱۶ مئی کا دن ملتان کی تاریخ میں یادگار کی حیثیت اختیار کر چکا ہے کہ نہ صرف ملتان کی سرزمین خون شہدا سے لالہ زار ہوئی نہتے عوام اور مسلح فورس کے درمیان مورچے بنے اور تکنیک کے مطابق زور آزمائی ہوئی۔ ملتان کے جیالے شہریوں نے جو مورچے بنائے تھے ۱۶ مئی کی شام کو فوج نے آکر ختم کیے اگر فوج بروقت کنٹرول نہ کرتی تو نہ معلوم رات کس قدر خونی رات ہوتی۔ بہر حال پہلے دن سلطان محمود اور بشیر شہید ہوئے اور دوسرے دن نسیم اور اسلام الدین دولہ گیر اور مسافر بھی گولیوں کی زد میں آگئے۔ اقبال جھنگ کا باشندہ تھا۔ اور عبدالغنی منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات کا۔ بہت سے جیالے کارکن زخمی ہوئے۔

ملتان میں فوج پہلے بھی آئی تھی، مگر اس دفعہ فوج کا رویہ بہت معقول رہا ہے۔ طاقت کی جگہ مفاہمت کا جذبہ زیادہ رہا۔ تین دن کے کنٹرول کے بعد فوج نے سرکلر روڈ ایف ایس ایف کے سپرد کر دیا۔ یہ خبر بجلی کی طرح شہر بھر میں پھیل گئی ہر شخص پریشان تھا کہ رات کو کیا ہو گا۔ یہ صورتحال ملٹری کے علم میں آئی تو انہوں نے ایف ایس ایف ہٹا لیا اور اس وقت پولیس اور فوجی جوان ہی سرکلر روڈ کو کنٹرول کر رہے ہیں۔

کرفیو کے دوران شہریوں نے اخوت اور ہمدردی کے بھرپور جذبے کا مظاہرہ کیا۔ کرفیو کھلا تو جانوروں کے لیے چارہ تک تقسیم کیا گیا۔ آٹا، سبزیاں اور ضروریاتِ زندگی غربا کو بلاقیمت

دینی مدارس پر چھاپے

اندرون شہر فوج کی عملداری میں آنے پر ضلعی انتظامیہ نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز دینی مدارس کو بنایا، خیر المدارس، قاسم العلوم، انوار العلوم، مظہر العلوم، تعلیم الابرار اور جامعہ رحمانیہ۔ تمام دینی مدارس میں رات دیواریں پھاند کر پولیس اندر داخل ہوئی۔ سوئے ہوئے طلبا مہمانان رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر لاٹھیاں برسائیں۔ طلبا ہڑبڑا کے اٹھے اور پولیس کو دیکھ کر بہت پریشان ہوئے ابھی کچھ سوچ نہ پائے تھے کہ ٹرک میں بٹھا دیئے گئے اور حوالاتوں میں جا کر بند کر دیے گئے۔ خیر المدارس کے مہتمم جو کبھی کسی سیاسی معاملے میں دخل نہیں دیتے وہ بھی دھر لیے گئے۔ اور کہا جاتا ہے کہ مدرسہ کے احاطہ میں ہی مولانا پر تشدد کیا گیا اور توہین آمیز سلوک روا رکھا گیا سوئے ہوئے طلبا اور علما کو پکڑا اور ان پر ۴۹ ڈی۔ پی آر کے مقدمات بنا دیئے گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات سوئے ہوئے پاکستان کو نقصان پہونچانے کے خواب پر وگرام بنا رہے تھے کہ کوتوال شہر کو مراقبہ میں معلوم ہو گیا کہ مولوی لوگ سوئے ہوئے بڑے خطرناک منصوبے بنا رہے ہیں فوراً بھاگ گئے اور سب کو موقع پر گرفتار کر لیا۔ اور اس طرح انہوں نے پاکستان بچا لیا۔ کوتوال شہر کو کم از کم نشانِ حیدر دیا جاتا، مگر ہوا یہ کہ ان کو شہر بدر کر دیا۔

ملتان شہر آجکل گرفتاریوں کی زد میں ہے۔ کئی شریف آدمیوں کو گھر سے پکڑ لیا اور کسی کو دکان سے بلوا لیا۔ سب پر ۴۹ ڈی پی آر کے مقدمات بنائے جا رہے ہیں۔ ایسی ایسی من گھڑت کہانیاں

محمد اصغر مدرس عربیہ نعمانیہ کمالیہ

حضرت مالکؒ بن دینارؒ

کا ایک واقعہ

حضرت مالک بن دینار مشہور بزرگوں میں سے ہیں وہ ابتدا میں کچھ اچھے حال میں نہیں تھے۔ ایک شخص نے ان سے ان کی توبہ کا قصہ پوچھا کہ کیا بات پیش آئی جس پر آپ نے اپنی سابقہ زندگی سے توبہ کی وہ کہنے لگے کہ میں ایک سپاہی تھا اور شراب کا بہت شوقین اور بہت عادی تھا۔ ہر وقت شراب ہی میں منہمک رہتا تھا۔ میں نے ایک باندی خریدی جو بہت خوب صورت تھی اور مجھے اس سے بہت تعلق تھا۔ اس سے میری ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اور مجھے اس لڑکی سے بھی بہت محبت تھی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر چلنے لگی تو اس وقت مجھے اس سے اور بھی زیادہ محبت ہوگئی کہ ہر وقت وہ میرے پاس ہی رہتی۔ لیکن اس کی عادت تھی کہ جب میں شراب کا گلاس پینے کے لیے لیتا تو وہ میرے ہاتھ سے چھین کر میرے کپڑوں پر پھینک دیتی۔ محبت کی زیادتی کی وجہ سے اس کو ڈانٹنے کو دل نہ مانتا۔ جب وہ دو برس کی ہوگئی تو اس کا انتقال ہوگیا تو اس صدمہ نے میرے دل میں زخم کر دیا۔ ایک دن ۱۵ شعبان کی رات تھی میں شراب میں مست تھا اور عشا کی نماز بھی نہ پڑھی۔ اسی حال میں سو گیا؛ میں نے خواب میں دیکھا کہ حشر قائم ہے، لوگ قبروں سے نکل رہے ہیں۔ میں بھی ان لوگوں میں ہوں جو میدان حشر کی طرف جا رہے ہیں۔ میں نے اپنے پیچھے کچھ آہٹ سی سنی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک بہت بڑا کالا اژدھا میرے پیچھے دوڑا آرہا ہے۔ اس کی کیری آنکھیں ہیں، منہ کھلا ہوا ہے اور بے تحاشا میری طرف کو دوڑا آرہا ہے۔

میں اس کے ڈر سے گھبرا کر خوفزدہ زور سے بھاگ رہا ہوں اور وہ میرے پیچھے بھاگا چلا آرہا ہے۔ سامنے سے مجھے ایک بوڑھے میاں نہایت نہایت نفیس لباس اور مہکتی ہوئی خوشبو ان سے آرہی ہے ملے، میں نے ان کو سلام کیا، انہوں نے جواب دیا میں نے ان سے کہا کہ خدا کے واسطے میری مدد کیجیے۔ وہ کہنے لگے کہ میں ضعیف آدمی ہوں۔ یہ بہت قوی ہے۔ یہ میرے قابو کا نہیں، لیکن تو بھاگا چلا جا شاید آگے کوئی چیز ایسی مل جائے جو اس سے نجات کا سبب بن جائے۔ میں بے تحاشا بھاگ جا رہا تھا۔ مجھے ایک ٹیلہ نظر آیا تو میں اس پر چڑھ گیا۔ مگر وہاں چڑھتے ہی مجھے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ اس ٹیلہ کے پرے نظر آئی۔ اس کی دہشت ناک صورت اور اس کے خوفناک منظر نظر آئے۔ ان سب حالات دیکھنے کے باوجود اس سانپ کی دہشت اتنی مجھ پر سوار تھی اور اسی طرح بھاگا جا رہا تھا قریب تھا کہ میں جہنم کے گڑھے میں جا گروں۔ اتنے میں مجھے ایک زور کی آواز آئی کوئی کہہ رہا ہے۔ پیچھے ہٹ۔ تو ان جہنمی لوگوں میں سے نہیں ہے میں وہاں سے پھر پیچھے کو دوڑا، وہ سانپ بھی میرے پیچھے کو لوٹ آیا۔ مجھے پھر وہ بڑے میاں سفید لباس والے نظر آئے۔ میں نے ان سے پھر کہا کہ میں نے پہلے بھی درخواست کی تھی کہ اس اژدھے سے کسی طرح بچائیں۔ آپ نے قبول نہ کیا۔ وہ بڑے میاں رونے لگے اور کہنے لگے میں بہت ضعیف ہوں اور یہ بہت قوی ہے۔ میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ البتہ سامنے ایک دوسری پہاڑی ہے اس پر چڑھ جاؤ، اس پر مسلمانوں کی کچھ امانتیں ہیں۔ ممکن ہے تیری بھی کوئی ایسی چیز امانت رکھی ہو جس کی مدد سے اس اژدھے سے بچ سکیں۔ میں بھاگا ہوا اس پر گیا اور وہ اژدھا میرے پیچھے پیچھے چلا آرہا ہے۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک گول پہاڑ ہے۔ اس میں بہت سے طاق (کھڑکیاں) کھلے ہیں اور ان پر پردے پڑے ہیں۔ ہر کھڑکی کے دو کواڑ ہیں سونے کے جن پر یاقوت جڑے ہوئے ہیں اور موتیوں سے لدرہے تھے۔ اور ہر کواڑ پر ایک ریشمی پردہ پڑا ہوا ہے۔ میں جب اس پر چڑھنے لگا تو فرشتوں نے آواز دی کہ کواڑ کھول دو۔ پردے اٹھا دو اور باہر نکل آؤ۔ شاید اس پریشان کی تم میں ایک ایسی امانت ہو جو کہ اس وقت اس کو مصیبت سے نجات دلائے۔ اس کی آواز کے ساتھ ہی ایک دم کواڑ کھل گئے اور پردے اٹھ گئے اور اس میں چاند جیسے صورت کے بہت سے بچے نکلے، مگر میں انتہائی پریشان تھا کہ وہ سانپ میرے بالکل ہی قریب آگیا تھا۔ اتنے میں وہ بچے چلاتے ہوئے نکلے۔ ارے تم جلدی نکل آؤ وہ سانپ تو اس کے پاس ہی آگیا۔ تو اس پر بچوں کی فوجوں کی فوجیں نکل آئیں۔ ان میں

پوری قیمت ادا کیے بغیر کوئی چیز حاصل نہ کی جائے۔ اور بات چیت میں غرور اور نخوت ہرگز نہ ہو۔

عہد فاروقی میں جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ عراق کی مہم پر روانہ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا کر نصیحت فرمائی۔

"سعد! تمہیں یہ بات دھوکے میں نہ ڈال دے کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں لگاتے ہو اور رسول اکرم کے صحابی بھی ہو۔ اللہ برائی کو برائی سے نہیں دھوتا۔ اس کے بندوں کے درمیان کوئی رشتہ نہیں۔ ذلیل اور شریف سب برابر ہیں۔ وہ سب کا رب ہے اور اس کے ہاں صرف بندگی قبول ہے۔ انعاماتِ الٰہی صرف بندگی ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہر بات میں یہ مدنظر رہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ رہا وہی عمل کی چیز ہے تم ایک بہت بڑے کام کے لیے بھیجے جا رہے ہو۔ اس سے چھٹکارا صرف حق کی اتباع ہی سے ہو سکتا ہے۔ اپنے آپ کو اور ساتھیوں کو خوبی کا عادی بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔"

ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر لوگوں سے یوں خطاب فرمایا:

"ایک وہ دن تھا کہ میں اپنی خالہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور وہ اس کے عوض مٹھی بھر کھجوریں دے دیا کرتی تھیں۔ آج اللہ نے مجھے یہ عزت دی ہے۔"

اس اعتراف کا مقصد یہ تھا کہ نفس میں فتنہ پیدا نہ ہو۔ اور جو لوگ یہ بات نہیں جانتے وہ جان جائیں۔ یہ تادیبِ نفس کی ایک بلند ترین مثال ہے۔

آپ ایک روز بازار سے گذر رہے تھے۔ دیکھا کہ حاطب بن بلتعہ رضؓ منقی بیچ رہے ہیں اور مہنگے داموں فروخت کر رہے ہیں۔ آپ اُن کے قریب گئے اور فرمایا:

"قیمت گھٹا کر فروخت کرو یا اس کو اٹھا کر بازار سے لے جاؤ"

حاطب نے نصیحت کو سمجھ لیا اور اسی وقت بھاؤ کم کر دیا۔ چنانچہ کم کو لینے کے ساتھ بکری زیادہ ہونے لگی۔ یہ نصیحت پر عمل کرنے کا نتیجہ تھا۔ کہ حاطب منقیٰ بیچتے بیچتے مالدار بن گئے۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ایک بوڑھے نصرانی کو بھیک مانگتے دیکھا تو فرمایا:

"واللہ! یہ انصاف کے خلاف ہے کہ جب تک لوگ جوان رہیں ان کی قوتوں سے فائدہ اٹھایا جائے اور جب یہ نکمے ہو جائیں تو ہم ان کو در در کی بھیک مانگنے کے لیے چھوڑ دیں۔"

اس کے بعد حکم صادر فرمایا کہ اس بھکاری اور اس قسم کے تمام غیر مسلموں کا وظیفہ بیت المال سے جاری کر دیا جائے۔

بقیہ - اوراقِ پارینہ

دفعتہً میری نگاہ اپنی اس دو سالہ بچی پر پڑی جو کہ مر گئی تھی۔ وہ مجھے دیکھتے ہی رونے لگی اور کہنے لگی:

"یہ تو میرے ابا ہیں"

اتنا کہتے ہی تیر کی طرح ایک نور کے پلڑے پر چڑھ گئی اور اپنے بائیں ہاتھ کو میرے داہنے ہاتھ کی طرف بڑھایا۔ میں جلدی سے اس سے لپٹ گیا اور اس نے اپنے داہنے ہاتھ کو اس سانپ کی طرف بڑھایا وہ فوراً پیچھے کو بھاگنے لگا۔ پھر اس نے مجھے بٹھایا اور خود میری گود میں بیٹھ گئی اور اپنے داہنے ہاتھ کو میری داڑھی پر پھیرنے لگی اور کہنے لگی، میرے ابا!

الم یأن للذین اٰمنوا أن تخشع قلوبهم لذکر اللہ۔

ترجمہ

کیا ایمان والوں میں جو لوگ گناہوں میں مبتلا رہتے ہیں ان کے لیے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے واسطے اور اس حق بات کے واسطے جو ان پر نازل ہوئی ہے جھک جائیں"

اس کی یہ بات سن کر میں رونے لگا اور میں پوچھا کہ کیا تم سب قرآن شریف کو جانتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! ہم سب قرآن شریف آپ سے زیادہ جانتے ہیں۔

میں نے پوچھا بیٹی یہ سانپ کیا بلا تھی جو کہ میرے پیچھے ہی لگ گئی تھی؟

بیٹی نے کہا:

"یہ آپ کے بُرے اعمال تھے آپ نے اس کو اپنے گناہوں سے اتنا قوی کر دیا تھا کہ وہ آپ کو اب جہنم میں کھینچ کر ڈالنے کی فکر میں تھے"

میں نے پوچھا وہ سفید پوش بزرگ کون تھے؟ وہ کہنے لگی کہ:

"وہ آپ کے نیک عمل تھے۔ جن کو آپ نے اتنا ضعیف کر دیا تھا کہ وہ اس سانپ کو اپنے دفع نہ کر سکے۔ البتہ اتنی مدد ضرور کر دی کہ بچنے کا راستہ بتا دیا"

میں نے پوچھا:

"بیٹی تم اس پہاڑ میں کیا کرتی ہو؟"

کہنے لگی کہ:

"ہم سب مسلمانوں کے بچے ہیں قیامت تک ہم یہاں ہی رہیں گے، ہم آپ کے آنے کے منتظر ہیں۔ جب آپ سب آئیں گے تو ہم آپ کی سفارش کریں گے"

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی تو اس سانپ کی دہشت میرے اوپر سوار تھی۔ میں نے اٹھتے ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کی اور بُرے اعمال کو چھوڑ دیا۔ (روضی الالفا)

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

محمد سلیم قریشی۔

تحریر- عبدالصمد صارم الازہری

اولیائے رحمان و اولیائے شیطان

بندۂ مومن کو بے سوچے سمجھے ہر ایک کی اتباع نہ کرنی چاہیے۔ شریعت کے معیار پر پرکھ کر کسی کو اپنا مقتدا بنانا چاہیے۔ خواہ کوئی ہوا میں اُڑتا ہو یا دریا پہ چلتا ہو۔ کشف و کرامات کوئی کوئی چیز نہیں ہے۔ اتباعِ خدا و رسول، اصل الاصول ہے۔

کچھ لوگ اولیائے رحمان ہیں اور کچھ اولیائے شیطان ہیں۔ دونوں میں فرق بالکل واضح ہے۔

اولیائے رحمان وہ ہیں جو خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور دنیا کے ہاتھ سے جاتے رہنے پر غم نہیں کرتے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان اور متقی رہے جن کا ذکر سورۂ بقرہ کے شروع میں ھم المفلحون ہ تک آیا ہے۔

سورۂ انفال میں انہی کے بارے میں آیا ہے:

ھم درجات عند ربھم
ومغفرۃ و رزق کریم

"اُن کے لیے پروردگار کے ہاں مغفرت ہے اور پاکیزہ رزق ہے۔"

سورۂ فرقان میں:

انّ المسلمین والمسلمات

والی آیت کے آخر تک انہی کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الا انّ اولیاء اللہ لاخوف
علیم ولاھم یحزنون ہ
الذین اٰمنوا وکانوا یتقون ہ

"سنو! اولیاء اللہ پر نہ خوف ہے نہ غم جو ایمان لائے اور متقی رہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

التائبون العابدون الحامدون

"توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اللہ کی حمد بیان کرنے والے۔"

آخر آیت تک انہی لوگوں کا بیان ہے۔

اولیائے رحمان اللہ کے وہ مخلص بندے ہیں جو حلال و حرام کے بارے میں اس کے رسول کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ وہ ہر اس شخص سے بغض رکھتے ہیں جو سنتِ رسول کے خلاف عمل پیرا ہو اور کسی کی خاطر سنتِ رسول کو ترک نہیں کرتے نہ ہی وہ بدعتی ہیں اور نہ بدعت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ نہ وہ اللہ، رسول اور صحابہ کے طریقے کو چھوڑتے ہیں اور نہ دین کو لہو و لعب بناتے ہیں۔ نہ شیطانی گانوں کو قرآن کے سننے پر ترجیح دیتے ہیں نہ فتنہ پردازوں کی صحبت سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور نہ بھنگ چرس اور گانے بجانے وغیرہ میں اپنا وقت گذارتے ہیں۔

اولیائے رحمان و اولیائے شیطان بے بصیرۃ اور ایمان سے بے بہرہ شخص کے لیے مشتبہ ہو سکتے ہو سکتے ہیں۔ مردِ مومن انہیں فوراً پہچان لیتا ہے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کتاب اللہ اور سنتِ رسول سے منہ موڑا، ان کے خلاف اپنا طریق بنایا، ان کی مخالفت کے لیے محاذ قائم کیے اور ہر بات میں ان کی مخالفت کی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنْ اولیاءُہ الا المتقون ہ
لٰکن اکثرھم لا یعلمون ہ

"اللہ کے دوست تو وہی ہیں جو متقی ہیں مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

جاہل پیر فقیر جو بھنگ چرس گانجا وغیرہ پیتے ہیں اپنے مُریدوں کو نماز روزے سے روکتے ہیں غیر اسلامی وضع قطع اختیار کرتے ہیں، سنکھ بجاتے ہیں، گھنگرو پہنتے ہیں ناچتے اور گاتے ہیں۔ طرح طرح کے بال بناتے اور زیورات استعمال کرتے ہیں۔ زنانہ کپڑے پہنتے ہیں۔ ہندو جوگیوں کے طریق پہ چلتے ہیں۔ یہ لوگ اولیائے شیطان ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہیے خواہ ان سے کتنی ہی کرامات سرزد ہوں۔ کیونکہ یہ کرامات نہیں استدراجِ شیطان ہوتا ہے۔ جو ہندو جوگیوں میں ان سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ ان کے ترکِ دنیا سے دھوکا نہ کھانا چاہیے، کیونکہ اسلام ترکِ دنیا کو حرام قرار دیتا ہے اور رہبانیت کو قرآن نے بدعت سے تعبیر کیا ہے۔

ہمارے ملک میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے جن کی اتباع جاہل مرد و زن کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے پاس جانا گناہ ہے، کیونکہ یہ اولیائے شیطان ہیں۔ وہ اپنے والی یعنی شیطان ہی کی طرف دعوت دیتے ایسے لوگوں کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرنی چاہیے اور اگر کر لی ہے تو اسے توڑ دینا چاہیے۔ یہ لوگ شیطانی باتوں کی طرف دعوت دیتے ہیں اور جو کوئی ان کی مخالفت کرتا ہے ان سے لڑتے ہیں جس طرح اولیائے رحمان لڑتے ہیں ان لوگوں کے ساتھ جو رحمان کی مخالفت کرتے ہیں۔

حق و باطل کی یہ جنگ ہمیشہ رہی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ جب تم یہ دیکھو کہ کوئی شخص قرآن خوانی اور نماز پر گانے بجانے کو ترجیح دیتا ہے وہ شیطان کی آواز اور شیطان کے بھائیوں کو پسند کرتا ہے اور ان چیزوں کی طرف دعوت دیتا ہے جو شیطان کو پسند ہیں جیسے شرک بدعت اور فسق و فجور وغیرہ۔ تو تمہیں یقین کر لینا چاہیے کہ وہ شیطان کا دوست ہے۔

اگر پھر بھی تم اولیائے رحمان اور اولیائے شیطان میں فرق نہ کر سکو تو پھر ایسے شخص کو تین باتوں سے آزما کر دیکھ لو!

۱۔ نماز پڑھتا یا نہیں۔ سنت رسول کی اتباع کرتا ہے یا نہیں اور اہل سنت سے محبت رکھتا ہے یا نہیں۔

۲۔ اللہ اور اس کے رسول کی طرف دعوت دیتا ہے کہ نہیں۔

۳۔ توحید کا قائل ہے یا نہیں۔

اگر کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا، یا پڑھتا تو ہے مگر پابندی سے نہیں پڑھتا۔ صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے عبادت کرتا ہے، یا اپنے متبعین کو نماز روزے سے روکتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تو مولویوں کے ڈھکوسلے ہیں، ایسا شخص اتباع کے لائق نہیں ہے، کیوں کہ منکرِ نماز کافر ہے اور تارکِ نماز فاسق، بلکہ بعض علماء کے نزدیک وہ بھی کافر ہے۔ ایسا شخص خواہ تارکِ دنیا، خدا اور رسول کے عشق کا دم بھرتا ہو، اہلِ بیت سے محبت رکھتا ہو اور تصوف کا دعویدار ہو، پیروی کے قابل نہیں۔

جاہل پیروں فقیروں کی سچی یا جھوٹی کرامات دیکھ کر عوام ان کے معتقد ہو جاتے ہیں اور ان کے طریقۂ کار کو صحیح سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ خوارقِ عادت تو ہندو جوگیوں وغیرہ سے بھی صادر ہوتے ہیں۔ اسلام میں معیار یہ نہیں ہے، معیار تو اسلام کی تعلیمات ہیں جو اِن پر چلتا ہے وہ قابلِ اتباع ہے خواہ اس سے کبھی بھی کسی کرامت کا ظہور نہ ہُوا ہو۔ جیسے علماءِ دین کہ ان سے کرامت کا صدور نہیں ہوتا، کیونکہ وہ رات دن علم میں مشغول رہتے ہیں مگر ان کا مرتبہ صاحبِ کشف و کرامات سے بلند ہو سکتا ہے۔

ریاضت خواہ کسی بھی قسم کی ہو اپنا اثر دکھاتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کے عمل کو ضائع نہیں کرتے۔ لہٰذا جو بے دین فقراء ریاضتیں کرتے ہیں ان سے کرامتوں کا صدور ہو جاتا ہے گو انہیں کرامت نہیں کہا جا سکتا وہ دراصل استدراج ہیں، جس طرح ایک کافر ریاضتِ جسمانی کر کے پہلوان بن جاتا ہے یہی حال ریاضتِ روحانی کا ہے۔ کہ کافر کرے تو وہ بھی خوارقِ عادت پر قادر ہو جاتا ہے اور مسلمان کرے تو وہ بھی۔

فرق صرف مقبولیت کا ہے۔ ایک کا عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے اور دوسرے کا مردُود۔ مولانا روم فرماتے ہیں ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نہ باید داد دست

اسلامی نظام اور اسلامی تعزیرات

جناب کرم حیدری صاحب کا مضمون "بندشِ شراب نوشی کا قانون" نظروں سے گذرا جس میں انہوں نے ۱۶ مئی کے کالم "در سر راہے" کو تنقید کا نشانہ بنایا اور دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ بندشِ شراب کے قانون کی جو سزا تجویز کی گئی ہے وہ درست ہے اگر کسی کو اس پر اعتراض ہے تو وہ سات سال کے بعد ۱۹۸۰ء میں ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ اس عرصہ میں اسلامی نظام نافذ ہو جائے گا تو شراب پینے والے کو بھی اسلامی سزا ملے گی۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ اسلامی نظام کے دو حصے ہیں۔ ایک میں تمام خلافِ شرع کاموں پر پابندی لگا دی جاتی ہے۔ دوسرا حصہ سزا کے متعلق ہے کہ جو شخص شرع کے خلاف کام کرے اسے اسلامی سزا دی جائے۔

پہلے حصے پر عمل کرنے کے لیے ضرور وقت لگتا ہے، لیکن دوسرے حصے پر عمل کرنے کے لیے وقت کی بالکل ضرورت نہیں ہے صرف عدالتِ عالیہ کو یہ اختیار دینے کی ضرورت ہے کہ ہر مجرم کو اسلامی سزا دی جائے اور ہر فیصلہ قرآن کے مطابق کیا جائے۔ اتنا کرنے سے ملک سے برائی کا یکسر خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد پہلے حصے پر بھی بخوبی عمل کیا جا سکتا ہے۔ شراب نوشی پر پابندی لگا کے حکومت نے ایک اچھا اقدام کیا ہے اس کی سبب کو ضرور تعریف کرنی چاہیے، لیکن ساتھ ہی شرابی کو اپنے نام نہاد قانون کے مطابق سزا دینے کا اعلان کر کے سب کیے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ شرابی کی سزا تو آج سے چودہ سو سال پہلے ہی مقرر کر دی گئی تھی۔ حکومت یا کوئی اور اسے بدلنے کا اختیار نہیں رکھتا۔

ملک کے تمام وکلا اور جج صاحبان اسلامی قانون کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں اور ہر مقدمے کی کارروائی اسلامی قانون کے مطابق کر سکتے ہیں اور کسی بھی مسلمان کو ان فیصلوں سے کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا پھر اس سے گریز کیوں؟ اس کے بعد وہ فرماتے ہیں کہ علماء کونسل بنا دی گئی ہے اور مولانا مودودی، مولانا مفتی محمود اور مولانا شاہ احمد نورانی کو اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ یہ اگر چھ مہینے ہی میں تمام قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنا کر پیش کر دیں تو اسے قومی اسمبلی میں باقاعدہ قوانین کی شکل دے دی جائے گی۔ تو پھر سنیے! یہ علماء کونسل صرف عوام کو دھوکہ دینے کے لیے تشکیل دی گئی ہے۔ اگر وہ اس بات سے انکار کرتے ہیں۔ تو عوام کو بتائیں کہ ۴ سال کے طویل عرصے میں اس کونسل نے کیا کارہائے نمایاں کیے ہیں؟ اور قومی اسمبلی کو ابھی کتنی سفارشات پیش کی ہیں۔ کونسا قانون چار سال کے عرصے میں قرآن و سنت کے مطابق بنایا گیا ہے—؟

آج حزب اختلاف کے لیڈروں کو اس کونسل میں شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے لیکن وہ بھول گئے جب اسمبلی میں پانچویں ترمیم کا بل پیش ہوا تھا تو انہی حزب اختلاف کے تیرہ ممبروں نے ایک بل پیش کیا تھا کہ یہاں پر قرآن و سنت کے خلاف تمام قوانین کالعدم ہو جائیں گے، کیونکہ سرکاری مذہب اسلام

باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام سہجہ کے صدر خانپور میں شہید کر دیئے گئے

مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس (۴) جون سے لاہور میں شروع ہوگا۔

گزشتہ ہفتہ خان پور میں بہیمانہ تشدد کے نتیجہ میں جمعیۃ طلباء اسلام سہجہ کے صدر نصراللہ اور خان پور جمعیۃ کے کارکن جلال الدین شہید کر دیئے گئے۔ اس طرح جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے شہداء کی تعداد سات ہوگئی ہے۔ جب کہ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے سابق خازن جناب جمیل الرحمٰن درخواستی اور حاجی عبدالرشید حافظ کرم دین، عبدالجلیل دین پوری، محمد اسحاق شدید زخمی ہوگئے۔ شہداء کی نماز جنازہ حضرت شیخ درخواستی مدظلہ نے پڑھائی جس میں شہر و مضافات کے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

حضرت شیخ درخواستی مدظلہ کے علاوہ جناب قاری نور الحق قریشی مدیر ترجمان اسلام جناب اکرام القادری اور جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے صدر ندیم اقبال اعوان نے زخمیوں کی عیادت کی اور شہداء کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کی۔ حضرت شیخ درخواستی مدظلہ نے خصوصی دعاؤں سے نوازا۔

پنجاب جمعیت کے پروگرام شروع ہوگئے

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے گزشتہ اجلاس منعقدہ گوجرانوالہ کے فیصلے کے مطابق صوبہ میں دوروں کا پروگرام ۲۶ مئی بروز جمعرات سے لاہور سے شروع ہوگیا۔ پروگرام کی ابتداء میں کارکنوں کا اجتماع منعقد کیا گیا جس میں لاہور شہر و مضافات کے کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس سے مدیر خدام الدین مولانا سعید الرحمٰن علوی نے خطاب کرتے ہوئے طلباء پر زور دیا کہ وہ جماعت کا مقصد تشکیل اور موجودہ حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کو منظم و مربوط انداز میں تیز تر کر دیں، تاکہ ظلم کی یہ رات جلد از جلد ختم ہو جائے۔

جیکب آباد میں ۲۳ کارکن گرفتار

تحریک نظام مصطفےٰ کے سلسلہ میں دیگر علاقوں کی طرح جمعیۃ طلباء اسلام جیکب آباد کے ۲۳ کارکن گرفتار ہوگئے ہیں۔ گرفتار شدگان کے نام درج ذیل ہیں:

پیر محمد چاچڑ، عبدالحکیم اوگاہی، پیر محمد اوگاہی، دین محمد اوگاہی، ہدایت اللہ، محمد عثمان، عبیداللہ کھوسہ، فضل احمد، علی شیر بنگلانی، عبدالقادر بہلکانی، غلام نبی چاچڑ، تاج محمد بھیری، محمد عالم سومرو، علی بخش بروہی، محمد عیسیٰ کھوسہ، حافظ محمد نواز کھوسہ، عرض محمد، عرضا محمد بنگلانی، عبدالقادر کھوسہ، عبداللطیف کھوسہ، اور عبدالغفور کھوسہ۔

مخدوم پور ضلع ملتان

گزشتہ دنوں مخدوم پور پہوڑاں ضلع ملتان میں جمعیۃ طلباء اسلام کے متعلقین کا اجتماع ہوا جس میں مرکزی ناظم عمومی جناب محمد فاروق قریشی کے علاوہ کبیروالا جمعیۃ کے صدر بشیر احمد کشمیری اور خانیوال جمعیۃ کے معاونین شیخ کرم الٰہی اور محمد اسلم خلجی نے بھی شرکت کی۔ بعد نماز عصر تقریب حلف وفاداری منعقد ہوئی۔ مقامی جمعیۃ کے عہدیداروں سے مرکزی ناظم عمومی نے حلف لیا اور بعد ازاں طلباء سے ابتدائی تقاضوں پر اظہار خیال کیا۔

عہدہ داران درج ذیل ہیں۔

صدر: محمد اقبال صاحب۔
نائب صدر: محمد اسلم عاجز
ناظم عمومی: ظہور احمد نیاز
ناظم: محمد طارق جاوید
ناظم مالیات: عبدالشکور

وضاحت

گزشتہ شمارے میں جس میں جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب منعقدہ گوجرانوالہ ۱۹ مئی ۱۹۷۷ء کی کاروائی شائع کی گئی۔ صوبائی ناظم مالیات کے ضمن میں جناب طارق مسعود صاحب کے انتخاب کے

انتخاب کے متعلق لکھا ہے، لیکن سابقہ ناظم مالیات جناب جمیل الرحمٰن درخواستی کے متعلق وضاحت نہیں ہو سکی جس سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے لہٰذا احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جناب جمیل الرحمٰن کی بے پناہ مصروفیات کے پیش نظر ایسا کیا گیا ہے کہ ان کی جگہ دوسرا آدمی منتخب کر لیا گیا۔ وہ اب بھی جمعیۃ طلباء اسلام سے متعلق ہیں اور اپنی جگہ بڑھ چڑھ کام کر رہے ہیں۔ ان دنوں خان پور کے گذشتہ واقعات کے نتیجے میں شدید زخمی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

کیا اسیری ہے کیا رہائی ہے؟

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے صدر میاں محمد عارف صاحب راولپنڈی کے مظاہرے میں دیگر ساتھیوں کی طرح گرفتار کر لیے گئے تھے جس پر احباب نے کافی بیانات دیئے ہیں، لیکن وہ تو ایک روز بعد ہی رہا ہو گئے تھے۔ جبکہ جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے ناظم اطلاعات اور ضلع لاہور کے صدر جناب محمد زرین عباسی، محمد افضل کشمیری، جناب عبدالخالق ندیم اور محمد ابراہیم کشمیری سمیت جمعیۃ طلباء اسلام کے سینکڑوں کارکن گرفتار کر لیے گئے تھے۔ محمد زرین عباسی اور بہت سے دوستوں کی ۲۷ مئی کو ضمانتیں ہو گئی ہیں، جب کہ عبدالخالق ندیم، اور محمد افضل کشمیری، قاری نذیر فاروقی اور دیگر احباب ہنوز پابند سلاسل ہیں۔!

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے ناظم عمومی جناب عبدالرؤف ربانی کیمبل پور جیل میں ایام اسیری گذار رہے ہیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے نائب صدر، پشاور یونیورسٹی یونین کے سیکرٹری جنرل جاوید ابراہیم پراچہ پشاور جیل میں ۱۴ مارچ سے اسیر ہیں۔ ابھی تک وہ رہا نہیں کیے گئے۔ پراچہ صاحب کے حوصلے بلند ہیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کے صدر جناب فضل الرحمٰن صاحب ہری پور جیل سے رہا کر دیئے گئے۔

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع میانوالی کے صدر مسعود نیازی، جھنگ سے جناب محمد اقبال شروانی رہا کر دیئے گئے۔

جناب عبدالمتین چوہدری گذشتہ دنوں تقریباً دو ماہ بعد رہا ہو کر آئے تو اسی روز ساہیوال میں جلوس نکلنا تھا۔ چوہدری صاحب جلوس میں شرکت کے لیے گئے۔ پولیس اور فورس نے لاٹھی چارج کیا۔ چوہدری صاحب نے مزاحمت کی تو پولیس نے گولی چلا دی۔ چوہدری عبدالمتین کی پنڈلی کو زخم آیا۔ بعد ازاں پولیس ان کو زخمی حالت میں اٹھا کر لے گئی۔ چوہدری صاحب کی حالت اب بہتر ہے۔

> ## مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس
>
> جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۴ - ۵ جون کو لاہور میں منعقد ہوگا تمام اراکین شوریٰ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوتے بروقت تشریف لائیں۔
>
> **محمد فاروق قریشی**

خانیوال

جمعیۃ طلباء اسلام خانیوال کے کارکنوں کا اجلاس مقامی دفتر کچہری بازار میں منعقد ہوا۔ جس میں رانا اسحاق احمد، خالد رفیق، ظفر اقبال، عبدالسمیع قریشی، فرقان قریشی، حبیب احمد، عبداللطیف خلیل احمد اور دیگر طلباء نے شرکت کی اور فیصلہ کیا کہ ہر ہفتہ اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ ہفتہ وار اجلاس ہر جمعہ کو چار بجے دفتر میں منعقد ہو گا۔

پاکستان طلبہ اتحاد خانیوال کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام جامع مسجد سبزی منڈی میں منعقد ہوا۔ جس میں ضیاء الرحمٰن فاروقی عبدالستار، البشیر کشمیری اور عبدالرحیم نیازی نے خطاب کیا۔ جب کہ جناب سلطان گیلانی نے اپنا کلام پیش کیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام کے متعلقین کا ایک اجتماع کوٹ بیریل میں منعقد ہوا۔ اجلاس حافظ عبدالستار کی صدارت میں منعقد ہوا اور جناب ظفر اقبال اور جمعیۃ خانیوال کے دیگر سرگردہ طلبا نے اجلاس سے خطاب کیا۔ بعدازاں مقامی انتخاب کیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ موجودہ تحریک جو کہ اسلام کے عادلانہ اور منصفانہ نظام کے نفاذ کے لیے جاری ہے اس کے لیے جدوجہد جاری رہے گی۔ اور ہر طالب ظفر شہید کی طرح اپنے مشن کی تکمیل کرے گا۔

کبیروالا

جمعیۃ طلباء اسلام تحصیل کبیروالا کے کارکنوں کا اجلاس ضلع ملتان کے قائمقام صدر اعجاز حسین مرالی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں کبیروالا کے لیے درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا:

صدر : بشیر احمد قریشی

نائب صدر : راؤ حمید اللہ، محمد عارف۔

ناظم عمومی : راؤ محمد انور

ناظم : جہانگیر اعوان

ناظم نشریات : محمد یونس کشمیری

ناظم مالیات : عبدالحمید جلال پوری۔

اجلاس کے بعد قرارداد کے ذریعہ مولانا محمد ظفر قاسم اور ان کے آٹھ ساتھیوں عبدالرؤف ربانی، محمد زرین عباسی اور ان کے ساتھیوں کی گرفتاری کی مذمت کی گئی جب کہ حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

قلات

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع قلات کا اجتماع مولانا عبدالغفور صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں آئندہ مدت کے لیے انتخاب کیا گیا۔ صدر عبید اللہ نائب صدر: محمد ایوب، ناظم عمومی: محمد سلیمان اڈرو ناظم: حافظ عبدالباری، ناظم نشریات: عبدالصمد صابر ناظم مالیات: حسین احمد ہرکانی

شہر شہر سے

قمر ہاشمی

مسٹر بھٹو کے اقتدار کا پانچ سالہ دَور سیاہ ترین دَور ہے ۔ محمد زمان اچکزئی

ہم اپنے اسلاف کی شاندار تاریخ کو ہمیشہ روشن رکھیں گے ، مولانا عبدالواحد بلوچستانی

جمعیۃ علماءِ اسلام نے حالیہ تحریک میں عظیم قربانیاں دیکر علماء حق کی عزت کو محفوظ کر دیا ہے ـــــــ مولانا قاری محمد امین

قاید جمعیۃ و قاید قومی اتحاد مولانا مفتی محمُود مدظلہ ملتِ اسلامیہ کے قاید ہیں قاری اسد اللہ عباسی

راولپنڈی ۔ جمعیۃ علماءِ اسلام کے کارکنوں کا ایک عظیم الشان اجتماع ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی زیر صدارت نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی مولانا قاری محمد امین ہوا ۔ جس میں ملک بھر سے آئے ہوئے پنڈی مظاہرے کے سلسلہ میں گرفتار شدہ اراکین جمعیۃ علماء اسلام نے شرکت کی ، ان میں کراچی حیدر آباد ، ٹنڈو آدم ، سانگھڑ رحیم یار خان ، ملتان لاہور ، گوجرانوالہ ، جہلم ، سیالکوٹ راولپنڈی ، کیمبل پور سوات ، مردان اور صوبہ بلوچستان کے متقدر رہنماؤں نے شرکت کی ۔ یاد رہے کہ مورخہ ۳۰ اپریل کو بھٹو انتظامیہ کے اہل کاروں نے راولپنڈی آنے والی تمام بسیں ، ریل گاڑیاں اور ہوائی جہاز تک سے اندھا دھند گرفتاریاں کیں اور قومی اتحاد صوبہ بلوچستان کے صدر و جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام صوبہ بلوچستان خان محمد زمان خان اچکزئی کی قیادت میں آنے والے چھ افراد کو راولپنڈی ایئر پورٹ میں ہوائی جہاز سے اترتے ہی گرفتار کر کے ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی میں بند کر دیا تھا ۔ ڈسٹرکٹ جیل مری سے قومی اتحاد کے ممتاز رہنما ، جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کے امیر اور مری سے صوبائی اسمبلی کے امیدوار مولانا قاری محمد اسد اللہ عباسی کو دو ماہ سے اسی جیل میں نظر بند کیا گیا تھا ۔ قاری صاحب نے بلوچستان کے رہنمائ کے اعزاز میں اپنے کمرے میں الوداعی دعوت کی جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی ۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بلوچستان کے مرد آہن اور قومی اتحاد بلوچستان کے صدر و جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام صوبہ بلوچستان محمد زمان خان اچکزئی نے بھٹو حکومت کی طرف سے بلوچستان کے غیور عوام پر کیے گئے مظالم پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور کہا کہ اگرچہ قومی اتحاد نے بلوچستان میں حالیہ انتخابات کا مکمل بائیکاٹ کیا تھا ، لیکن قومی اتحاد بلوچستان نے بلوچستان کے عوام کو الیکشن میں حصہ نہ لینے کی وجوہات سے آگاہ کرنے کی خاطر پورے صوبے میں جلوسوں اور جلسوں کا اہتمام کیا ۔ انہوں نے ہمارے ان جلسوں اور جلوسوں میں پی پی پی کے مقابلے میں ہزاروں افراد شرکت کرتے رہے اور آج بھی ملک کے دوسرے صوبوں کی طرح بلوچستان کے بہادر عوام بھٹو حکومت کی انتخابی دھاندلیوں کے خلاف بھرپور مظاہرے کر رہے ہیں ۔ حتیٰ کہ بلوچستان کی بہادر اور غیور خواتین بھی سڑکوں پر بھٹو حکومت کے خلاف مظاہر کر رہی ہیں جو کہ بلوچستان کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہے ۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو حکومت کے پانچ سال کا دَور مظالم اور ظلم و تشدد کی وجہ سے سیاہ ترین دَور ہے ۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ بلوچستان مولانا عبدالواحد صاحب جو بلند حوصلے اور استقامت کے مالک ہیں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماءِ اسلام اپنے اسلاف کی صحیح جانشین اور وارث جماعت ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اسلاف نے دو سو سالہ مسلسل جدوجہد کر کے برصغیر پاک و ہند سے فرنگی بے ایمان کو نکالا تھا اور آج بھی وہ انگریز کی معنوی اولاد سے نبرد آزما ہے انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے اسلاف کی شاندار تاریخ کو ہمیشہ روشن رکھیں گے ۔

انہوں نے کارکنوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام سے روشناس کرایا۔

مری سے صوبائی اسمبلی کے امیدوار اور تحصیل جمعیۃ کے امیر مولانا قاری محمد اسد اللہ عباسی نے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو رہائی کے بعد اپنے اپنے حلقہ جات میں کام کرنے کی ہدایات دیں اور کہا کہ یہ ہم سب کی خوش قسمتی ہے کہ خدائے ذوالجلال نے ہم کو علماء حق کی ایک ایسی جماعت سے وابستہ ہونے کی توفیق بخشی جس کے امیر محترم کامل ولی ہیں اور جس کے قاید پوری ملت کے قاید ہیں۔!

قاری اسد اللہ عباسی نے مفکر اسلام صدر پاکستان قومی اتحاد مولانا مفتی محمود کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے قاید نے حالیہ تحریک میں جو بیش بہا قربانی پیش کی، اور کر رہے ہیں اس سے ہر کارکن کا سر فخر سے بلند ہے۔

صدرِ تقریب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی الحاج مولانا قاری محمد امین نے جماعتی اصولوں پر کاربند رہنے کی ہدایت کی اور کہا کہ اس دور میں جب کہ ہر طرف حکمران ٹولہ ضمیروں کو خرید رہا ہے ہمارے قایدین نے ہر قسم کے لالچ کو ٹھوکر مار کر اور ہر مصیبت سے بے خوف و خطر ہو کر اعلائے کلمۃ اللہ کی سربلندی کے لیے جو تحریک شروع کی ہے اس سے علماء حق کی عزت محفوظ ہو گئی ہے۔

آخر میں مفتئ اعظم کی صحت یابی کے لیے دعا کی گئی اور چیف آف کڑال برادری حویلیاں کے حاجی گل نے خطاب کیا۔ سرحد اسمبلی کے رکن خان منصف خان ان کے سیکڑوں ساتھیوں اور گوجر خان سے ڈاکٹر عبدالعزیز کی جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ان کو مبارک باد پیش کی گئی۔

مولانا سید نیاز احمد شاہؒ

رحیم یار خان جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے قائم مقام جنرل سیکرٹری جناب مولانا غلام ربانی جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے جنرل سیکرٹری جناب مولوی غلام مصطفےٰ، جمعیۃ علماء اسلام ضلع کے جوائنٹ سیکرٹری جناب مولانا قاری حماد اللہ شفیق، جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے نائب صدر جناب مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی، قومی اتحاد رحیم یار خان کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا رشید احمد لدھیانوی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی کی موت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ مولانا موصوف کی موت سے ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے جبکہ شاہ صاحب کی زندگی دین اسلام کی خدمت میں گذری ہے۔ تحریک ختم نبوت کے عظیم مجاہد کے کارنامے تاریخ میں درخشاں رہیں گے اور مجاہدانہ کارنامے کبھی فراموش نہیں ہو سکتے

انہوں نے اپنے مشترکہ بیان میں شاہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تمام لوگوں سے اپیل کی کہ شاہ صاحب کو ایصالِ ثواب کے لیے ہر جگہ ختم قرآن مجید کیے جائیں۔ اور پسماندگان سے بھی اظہار ہمدردی کیا۔

عبدالصبور خان طاہر۔

مجلسِ علمی

بروز ہفتہ ۲ / جمادی الاخریٰ کو دار العلوم عیدگاہ کبیر والا میں مجلس علمی کا اجلاس ہوا جس میں شیخ الحدیث مولانا علی محمد صاحب مہتمم و مولانا منظور الحق صاحب و مولانا ظفر احمد قاسم صاحب سمیت جملہ اساتذہ کرام نے شرکت کی جس میں مجاہد جلیل حضرت مولانا نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کو ملت کا عظیم نقصان قرار دیا اور حضرت شاہ صاحب مرحوم کی مذہبی، ملی، سیاسی مخلصانہ خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اور قاید اسلامی انقلاب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر پاکستان قومی اتحاد کی صحت کاملہ کے لیے دعا کی گئی اور ان کی شاندار قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ سے

بخدمت جناب برادر مکرم اکرام القادری صاحب زیدت مکارمکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد از ہدیہ مسنونہ

بندہ بخیریت و عافیت ہے، ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ میں مقیم ہے۔ قبل ازیں ایک ماہ آٹھ دن جیل میں رہ کر ۲۱ / اپریل کو رہا ہوا تھا۔ اور پھر لانگ مارچ کے لیے پنڈی حاضر ہو رہے تھے کہ ۱۰۰ میل کوئٹہ سے چلے تھے کہ ہمیں واپس کر دیا گیا، مولانا عبدالواحد محمد زمان خان اچکزئی اور دوسرے کئی رفقاء بذریعہ ہوائی جہاز پنڈی کے لیے روانہ ہوئے۔ پنڈی پہونچ کر ان کو ایئرپورٹ پر گرفتار کر لیا گیا۔ ۱۴ دن پنڈی جیل میں رہ کر وہاں سے رہائی ہوئی، مگر کوئٹہ پولیس پنڈی وارنٹ لے کر گئی پھر ان کو وہاں سے کوئٹہ لایا گیا اور ڈسٹرکٹ جیل میں رکھا۔ صوبائی جنرل سیکرٹری پی این اے کی گرفتاری کے بعد بندہ کو قائمقام جنرل سیکرٹری بنایا گیا اور آخر کار ۱۹/۵/۷۷ کو مجھے بھی گرفتار کر کے دیگر صوبائی قایدین کے ساتھ ملاقات (طویل) کا موقع دیا۔ اس وقت جیل میں جمعیۃ ہی جمعیۃ ہے۔ دوسری جماعتوں کا یا تو وجود نہیں یا برائے نام۔ بشمول این ڈی پی۔ مولانا عبدالواحد، محمد زمان خان، سید محمد صدیق شاہ کے علاوہ دیگر کافی رفقاء یہیں ہیں۔ جمعیۃ طلباء اسلام کے طلباء جن کی اکثریت "مطلع العلوم" سے تعلق رکھتی ہے۔ مولانا عبدالواحد۔ بندہ راقم اور طلبا سب میدان میں نکلے ہیں۔ بس دعا فرمائیں ترجمان اسلام کے لیے کچھ نہ لکھ سکا ہوں اس لیے معذرت خواہ ہوں، مگر حالات کچھ ایسے تھے اور ہیں۔ بندہ پر تو مقدمات کی بھرمار ہے۔ حق تعالےٰ نے بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام کو چمکا دیا ہے۔ آپ کی ملتان والی بات ابھی تک یاد ہے جب کہ میں نے زندگی میں پہلی بار کسی مجمع میں تقریر کی تھی اور آپ نے حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔ آج تو آپ کی دعا سے یہاں جمعیۃ ہر اعتبار سے (تقریر قربانی، اکثریت) صف اول پر ہے۔

محمد فاروق قریشی اور دیگر رفقاء کو سلام۔ مولانا

عبدالواحد صاحب، محمد زمان خان اچکزئی، سید محمد صدیق شاہ سلام کہ رہے ہیں۔

فقط والسلام حسین احمد

ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں مولانا محمد عمر لدھیانوالی، مولانا نور احمد مظاہری، صوفی محمد صدیق عتیق، حافظ عبد الحمید اور ملک گل محمد نے ایک مشترکہ بیان میں ممتاز عالم دین اور بزرگ رہنما مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ حضرت شاہ صاحب مرحوم کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا مشکل ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ سید نیاز احمد شاہ گیلانی تحریک آزادی کے نامور مجاہد تھے۔ اور وہ تمام عمر طاغوتی طاقتوں کے خلاف جہد آزما رہے اور اس مقصد کے حصول کی خاطر انہوں نے بارہا قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ بیان میں کہا گیا ہے ۵۴ کی تحریک ختم نبوت میں ان کا شاندار کردار ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور یہ امر خاص طور قابل ذکر ہے کہ شدید علالت کے باوجود شاہ صاحب مرحوم آخر دم تک اللہ اور اس کے رسولؐ کا پیغام لوگوں تک پہونچاتے رہے اور تبلیغ واشاعت اسلام کا مقدس فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

حضرت شاہ صاحب کے انتقال پہ گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور اس سانحہ پہ ان کے پس ماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

وفات حسرت آیات

کل بروز جمعہ خطبہ جمعہ میں حضرت مولانا محمد اسلم خطیب جامع مسجد مرکزیہ گوجرہ نے حضرت کی وفات پہ گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور کہا کہ مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی کی وفات ملک وقوم کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے اور بعد میں ان کو ایصال ثواب کے لیے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

کہروڑ پکا

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لودھراں کا ایک اجلاس زیر صدارت قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام صدر پنجاب منعقد ہوا۔ جس میں لودھراں، دنیا پور، کہروڑ پکا جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کے اراکین نے شرکت فرمائی۔ اجلاس میں تنظیمی امور کے علاوہ سیاسی صورت حال پر بھی غور کیا گیا۔

قاری نور الحق قریشی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے نظام مصطفےٰ کے نفاذ کی تحریک میں قومی اتحاد کا بھرپور ساتھ دیا ہے اور مالی جانی ہر قسم کی قربانی پیش کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا ہر کارکن قومی اتحاد کے اکابرین کے اشارے پر اپنے مال وجان کی قربانی دینے کے لیے ہر وقت تیار ہے۔ انہوں نے جمعیۃ کے ان کارکنوں کو مبارک باد پیش کی جنہوں نے اسلام کے نفاذ اور اعلاء کلمۃ الحق کے لیے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں اور تاحال برداشت کر رہے ہیں۔

اجلاس کے آخر میں متفقہ طور پر چند قرار دادیں پاس کی گئیں۔

۱۔ قومی اتحاد کے مطالبات تسلیم کیے جائیں۔
۲۔ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔
۳۔ ملک کے ان حصوں سے جہاں مارشل لاء نافذ ہے، وہاں سے مارشل لاء اٹھالیا جائے۔
۴۔ اخبارات سے سنسر شپ ختم کیا جائے۔
۵۔ متفقہ آئین میں حالیہ ترامیم جن کے ذریعہ ریفرنڈم کا ڈھونگ رچایا گیا ان کو واپس لیا جائے۔

دریا خان

پاکستان قومی اتحاد کے صدر اور جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا غلام رسول صاحب اور جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم نشرواشاعت محمد اکرم فاروق نے حضرت مولانا نیاز احمد شاہ گیلانی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے مولانا صاحب جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص جرأت مند اور انتھک رہنما تھے۔ آپ کی وفات سے جمعیۃ میں ایک مخلص عالم دین کی کمی محسوس کی جائے گی۔

اظہار تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا غلام محمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا منعقد ہوا جس میں مجاہد اسلام حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی کی وفات حسرت آیات پہ اظہار غم وافسوس کیا گیا۔ اور شاہ صاحب مرحوم کی وفات کو اسلامی قوتوں کے لیے عمومی اور جمعیۃ علماء اسلام کے لیے خصوصی ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا۔ اور شاہ صاحب کی قومی وملی، دینی اور سیاسی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اجلاس کے شرکاء نے مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی۔

اجلاس میں ایک وفد تشکیل دیا گیا جو مولانا غلام محمد صاحب، شیخ صدیق احمد صاحب اور محمد شریف نعمانی پر مشتمل تھا نے تلمبہ جا کر شاہ جی رح کے برادر اکبر سید مشتاق احمد شاہ صاحب گیلانی ودیگر اعزہ واقارب سے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کی مرقد پہ دعائے خیر کی خداوند کریم شاہ صاحب مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے (آمین)

تعزیتی قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ کے ایک اجلاس میں جس کی صدارت مولانا محمد عبدالوارث نے کی۔ ایک

قرارداد منظور کی گئی جس میں مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانیؒ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا گیا۔ ان کی وفات کو ملک و ملت کے لیے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

ملک کے گوشے گوشے سے عوام قومی اتحاد کے ساتھ ہیں

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری اور قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کے رکن جناب نورالحق قریشی ایڈووکیٹ نے اپنے دس روزہ شمالی پنجاب کے دورے کی تفصیلات بتاتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے کہ تحریک کو شروع ہوئے اڑھائی ماہ گذر جانے کے باوجود عوام کے حوصلے بلند ہیں اور وہ اپنے خیالات کا اظہار روزانہ جلسوں اور جلوسوں کی صورت میں باقاعدگی سے کر رہے ہیں جلسوں اور جلوسوں کا سلسلہ ہر بڑے چھوٹے شہر میں جاری ہے۔ علماء وکلاء و طلباء سے لے کر ایک عام شہری تک قومی اتحاد کے موقف کے زبردست حامی ہیں۔

وہ صرف ایک بات پر متفق ہیں کہ وہ مسٹر کو بطور وزیر اعظم دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ شہداء کے ورثاء پر امید ہیں کہ ان کے معصوم بچوں، جوانوں کا خون رنگ لائے گا۔ اور جن نیک مقاصد کی خاطر انہوں نے اپنی جانیں قربان کی ہیں وہ بار آور ثابت ہوں گی۔ وہ مزید قربانی دینے کے لیے تیار ہیں مختلف علاقوں سے سخت تشدد اور سیاسی قیدیوں کے ساتھ ذلت آمیز سلوک کے باوجود کارکن اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں، دکاندار، کاروباری دوست روزانہ شام پانچ بجے خوشی سے اپنی دکانیں بند کر کے جلوس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اخبارات میں سنسر کی پابندیوں اور قومی اتحاد کی خبریں منظر عام پر نہ آنے کے باوجود ہر شہر اپنے فرائض ادا کر رہا ہے بلکہ ایک جائزے کے مطابق عوام اب پہلے سے زیادہ پر جوش ہیں۔ پاکستان کا ہر شہری پولیس ایف، ایس، ایف اور فوج کی گولیاں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہے۔ کرفیو کی سختیوں سے بھی واسطہ پڑ چکا ہے اس لیے اب خوف وہراس ختم ہو چکا ہے۔ بعض شہداء کے والدین جن کے پانچ چھ بیٹوں میں ایک بیٹا تھا شہید ہو گیا تو وہ کہتے تھے دوسرا بیٹا ہوتا تو وہ اس کو بھی قربان کر دیتے۔

نورالحق قریشی نے ملتان، مظفر گڑھ، لیہ کوٹ ادو، ڈیرہ غازی خان، کینجر، علی پور، احمد پور شرقیہ، خان پور، رحیم یار خان، بہاولپور حاصل پور، چشتیاں، بہاولنگر، کبیروالا، خانیوال، میاں چنوں، چیچہ وطنی، عارف والا، ساہیوال اور اوکاڑہ کے شہروں میں خود جا کر قومی اتحاد کے کارکنوں سے ملے جلسوں اور جلوسوں میں شرکت کی اور اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ آپ کے ساتھ اس دورے میں راجہ عبدالرزاق ایڈووکیٹ، ملک خالد محمود، ندیم اقبال اعوان محمد سرور، مولانا بشیر احمد شاد شامل تھے۔

سید نیاز احمد شاہ صاحب کی موت قومی المیہ ہے

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کے اجلاس میں مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی مرحوم کی ناگہانی موت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ ایک قرارداد میں شاہ صاحب مرحوم کی قومی و ملی خدمات کو سراہتے ہوئے شاہ صاحب کی موت کو قومی سانحہ قرار دیا گیا۔ دعا کی گئی کہ رب العزت شاہ صاحب مرحوم کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے۔

شدید احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے صدر مولانا مولا بخش جنرل سیکرٹری اور امیدوار صوبائی اسمبلی مولانا جلال الدین، سرگودھا کے جنرل سیکرٹری اور صوبائی امیدوار جہانگیر سرور ایڈووکیٹ نے ایک بیان میں: "اسلامی جمہوریہ" اور "چٹان" کی بندش اور روزنامہ "نوائے وقت" اور "جنگ" کے سرکاری اشتہارات بند کرنے پر احتجاج کیا ہے

جنرل سیکرٹری جہانگیر

اعلان برائے تبصرہ

بعض حالات کے تحت ماہِ رواں کا تبصرہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

اس کے علاوہ:

ایجنٹ حضرات کو ان کی مسلسل خاموشی کے باعث ادارہ "تبصرہ" کی طرف سے اطلاع کردی گئی ہے کہ اگر انہوں نے ماہِ رواں ۱۹۷۷ء تک تبصرہ کے بقایا جات ارسال نہ کیے تو آئندہ شمارے میں ان کے نام شائع کر دیئے جائیں گے۔ پھر نہ کہنا کہ ہمیں خبر نہ ہوئی۔ (ادارہ تبصرہ)

جمعیۃ العلماء اسلام

تحصیل لودھراں کا انتخاب

جمیعتہ العلماء اسلام لودھراں کا اجلاس زیر صدارت جناب قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ پنجاب جمعیتہ منعقد ہوا جس میں تحصیل لودھراں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست ... جناب حکیم حبیب احمد صاحب قریشی صدیقی

امیر ... حضرت مولانا اللہ بخش صاحب فاضل دیوبند۔

نائب امیر اول ... حضرت مولانا محمد میاں صاحب۔

نائب امیر دوئم ... جناب حاجی عبدالرحیم صاحب بریادہ۔

ناظم اعلیٰ ... حضرت مولانا محمد شریف صاحب نعمانی۔

ناظم اول ... حضرت مولانا محمد صادق صاحب

ناظم دوئم ... جناب چوہدری محمد عاشق صاحب

خازن ... جناب مولانا عبدالمجید صاحب شاکر

ناظم نشر و اشاعت ... غلام محمد صدیقی

سالار ... جناب میاں اللہ دتہ صاحب خلیق زرگر۔

آخر میں چند قرار دادیں منظور کی گئیں۔ نمبرا جمعیتہ ضلع ملتان کے امیر حضرت مولانا نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی اور علی پور کے مولانا ممتاز احمد شہید کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ نمبر۲ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ پی۔این۔اے کے تمام نظر بند سیاسی رہنماؤں کو رہا کیا جائے نمبر۳ ہنگامی حالات اور مارشل لا ختم کیا جائے

مولانا عبدالرحیم صاحب نعمانی کی اہلیہ کا انتقال

گذشتہ دنوں بورے والہ کے مشہور عالم دین مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب نعمانی مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ بورے والہ کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت خاتون تھیں پورے خاندان میں اپنی پاکبازی کی بنا پر ایک ممتاز مقام کی حامل تھیں۔

سید ظہیر احمد شاہ امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع وہاڑی حافظ محمد طیب ناظم عمومی جمعیتہ علماء اسلام ضلع وہاڑی نے مولانا نعمانی کی اہلیہ کی رحلت پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مولی کریم سے دعا کی ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرما اور پسماندان کو صبر جمیل عطا فرما

قاری عبدالحمید کی رہائی

جمعیتہ علماء اسلام لاہور کے رہنما کو ڈھائی ماہ کی نظر بندی کے بعد گذشتہ روز ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ جمعیتہ لاہور کے کارکنوں نے ان کا استقبال کیا۔ رہائی کے بعد قاری صاحب نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ظلم و تشدد سے موجودہ تحریک کو دبایا نہیں جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ جیل میں کارکنوں کے حوصلے بہت بلند ہیں۔ قاری صاحب نے اسلامی جمہوریہ اور چٹان پر پابندی کی مذمت کی انہوں نے مولانا مخدوم نور محمد کو ایک سال قید بامشقت دینے کی بھی مذمت کی۔ قاری صاحب نے سید نیاز احمد شاہ صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کیا اور ان کے لیے بلندئ درجات کی دعا کی۔

سید نیاز احمد شاہ صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت

سید ظہیر احمد شاہ امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع وہاڑی حافظ محمد طیب ناظم عمومی جمعیتہ علماء اسلام ضلع وہاڑی نے اپنے مشترکہ بیان میں حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور آخر میں دعا مغفرت کی کہ اللہ کریم حضرت شاہ صاحب کو کروٹ کروٹ خصوصی عنایات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

شمولیت

لائل پور۔ ممتاز دینی و سیاسی راہنما اور صوبائی اسمبلی حلقہ نمبر ۱۷۔ لائل پور سے امیدوار مولانا احمد سعید لدھیانوی نے لائل پور سنٹرل جیل سے اپنے ایک خصوصی پیغام کے ذریعہ جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ میری اور میرے تمام احباب کی خدمات جمعیتہ علماء اسلام اور پاکستان قومی اتحاد کے لیے ہمیشہ وقف رہیں گی۔

نیز انہوں نے قائد انقلاب اسلامی مولانا مفتی محمود پر اعتماد کا اظہار کیا

کبیر والہ میں

تنظیم علماء اتحاد کبیر والہ کے زیر اہتمام عیدگاہ کبیر والہ میں ۲۱ مئی بروز ہفتہ ایک عظیم الشان احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تحصیل کبیر والہ کے علماء کرام نے بڑی تعداد میں شرکت کی جلسہ سے مولانا خلیل الرحمان انور، مولانا حکیم امداد اللہ۔ سید خورشید عباس شاہ گردیزی، مولانا عبدالکریم نعمانی، مولانا غلام حسن خطیب غوثیہ، مولانا ظفر احمد قاسم طالب علم رہنما بشیر احمد کاشمیری، محمد ادریس اور دیگر علماء نے خطاب کیا ملکی حالات پر روشنی ڈالی گئی بعد میں جلسہ کے مخصوص مقرر مولانا ضیاء الرحمان فاروقی اور جناب سلمان گیلانی تشریف لائے پہلے جناب سلمان صاحب نے اپنی دو عدد نظموں سے حاضرین کو محظوظ کیا بعد میں مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے پرجوش انداز میں سامعین کو گرمایا جلسہ کی صدارت مولانا علی محمد شیخ الحدیث دارالعلوم کبیر والہ نے فرمائی آخر میں مولانا عبدالکریم نعمانی ناظم اعلیٰ تنظیم علماء اتحاد کبیر والہ نے چند قرار دادیں پیش کیں۔

نمبرا۔ علماء کرام کا یہ عظیم اجتماع پاکستان قومی اتحاد کے جملہ مطالبات کی مکمل تائید کرتا ہے

نمبر۲۔ یہ عظیم اجتماع ملک بھر میں شہید ہونے والے عظیم مجاہدوں دبالخصوص علی پور میں بے دردی سے شہید کر دیئے جانے والے